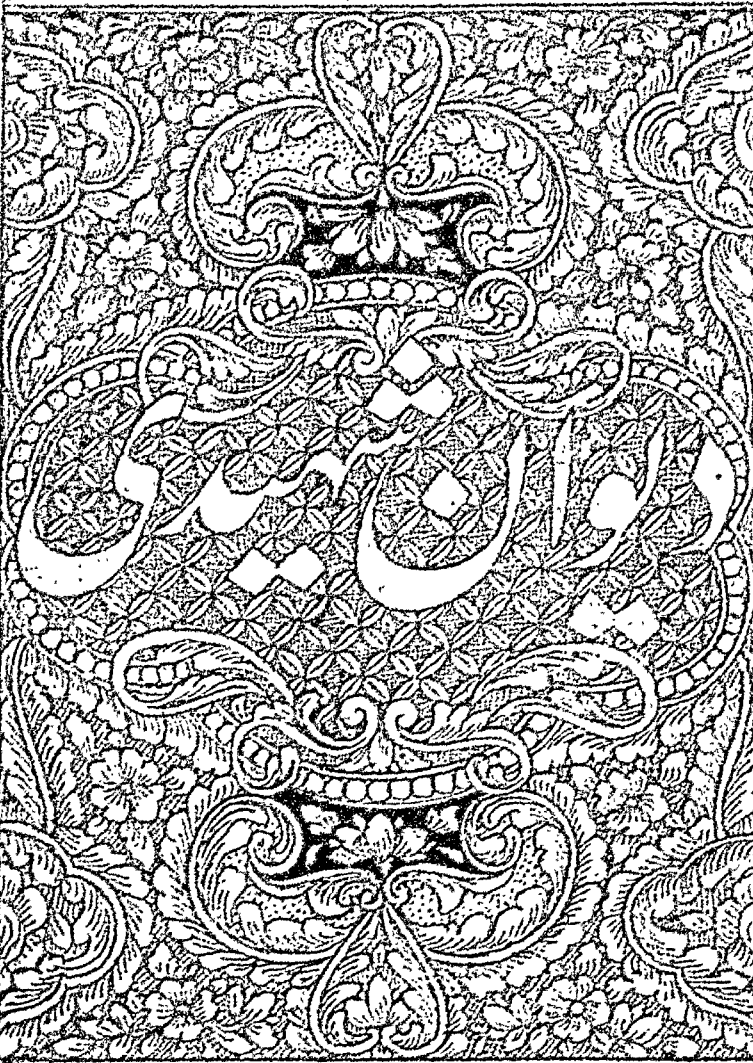


به عنوان مکین و نیکو خلق زمین و زمان



مطبع رفیع هندوستانی پریستش جی پرن کی تمام سی طبع

رقم پیدائش کیا طرف لیم الدنکی مد کا
طلوع روشنی جیسے نشان ہوش کی آمد
دستان ازل میں وہ جلم عقل کل کا تھا
چمن پری کن کن رخ اش جبکی بزم رنگین میں
عجم میں زلزلہ فرشتہ وان کے قصیر میں آیا
شرف حاصل ہوا آدم اور ابراہیم کو اس
شب و روز اس کے صاحبزادوں کا گہرا چھان تھا
وہ عالم میں غنی بخش تھا عوز کی تسکین کو
شب معراج پر عکاس رخ پر دم میں او تر آیا
روان تنیم کو تریک قطرہ آب سر جسکے
کشا و عقدہ باطن میں کافی نام حق اسکو
وفات ظاہری سر جو حاضر نہیں فرق آیا
نہ کم قدر اس کے شیرازہ کجہر جانیے اگر انکے
گرافعی بنکے جانے اوجھر میں انا حجاز
ادھر اللہ سے وصال اور مخلوق کو شامل

اولہ سر او ان کچھ اور میں نے طلع نعت یا مکر کا
 نام و طلق کی محبت ہو جہاں میں ہو راحہ کا
 نہ تھا نام و نشان چرخِ نعل اُس کو نہ خبر جد کا
 ہوا کہ فرشتہ ایک بوڑا سکی مسند کا
 عرب میں شوا تھا جو وقت اُسکی آمد آمد کا
 نہ تھا فخرِ عالم فخر اپنے آب و جد کا
 عجیب یہ یاد تھا روحِ الہی کو بھی شام کا
 گیکہ محبت میں سایہ نیلے طلی اُس سے ہی قہر کا
 بیان اُس قلمِ معنی کی ہو کیا خبر اور جد کا
 کرہ ان کیا وصف اُس فرشتہ مگر سرور کا
 کھایا کرتا جو بن کنجی ہمیشہ فضلِ ابجد کا
 وہ جسم پاک کو محسوس تھا معراجِ مجرد کا
 نہ از دن تیرہ قرآنِ مجید اسے مجلد کا
 ملا ہر قصہ اخضر روح کو او سکی نہ خبر جد کا
 خواہ اُس برقعِ لبری میں نہ درشت کا

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

خانہ گاہ گاہ
 رکابے میں پرستار
 اسی انورہ سے چنگ
 نشاندہ دار انداز کا دست باز
 تیری خوشی کے عالم کی رات میں
 عجب شکر از کائنات تیری رات میں
 حال باقی اس ملک کے
 تیرا دل نہ چھوڑے گی
 تیری معرفت سے میری زبان میں
 صفا مان تک تیرے گلاب میں
 بیخوشی کشش تو ہم کو
 ہوا عالم میں شہر میں دیوان ہزاروں کے
 ہوئی ہے بہت علی مری تیرا چہرہ
 تیری نازک

[illegible]

[illegible]

بہتر فرود کے پیش نظر ہونور عرفان کا
 ریاض قدس کا سہرا ہے سیر طاق الوان کا
 وان ہو جو خوشک لکشتان حشمین جیوان کا
 نہ چکے کہ لوصدق میں انکی تہذیب و تمدن کا
 زمین تا آسمان منوں ہو سیر نزال ملک کا
 کہ مکر کربار سے عالم جزا ہر سریر ارکان کا
 جہان کیونکر نیا ہوا آئینہ تصویر انسان کا
 دیان کے درامد و دود کو خارج ہر منتہا سلیمان کا
 تماشا دیکھنا منظر ہے نیرنگ کان کا
 مگر کو کی خطر ہے نغمہ گرداب عمان کا
 طلسم کن نمونہ ہے سرخ خواب پریشان کا
 صریح اک خط تھا ہر تخمین سیر جہان کا
 حریفین کو نعلبندی تاج سلطان کا
 مجھے ہر منتہا گھر بیٹھے نظار اور عثمان کا
 مقام دوس شخص پر ہر کشتی سیر نزال ملک کا

مری بادشہ سے کہ ہو پران پر غفلت
 بہا حسن ہر مالی مرکز حسن سر کی ہے
 حجاب کا جان ہو کہ میں کشمکش گردن
 دلون میں شاعروں کے گوہر معنی پیدا ہوں
 نیابت اپنی بخشی سب رفایض نے شکو
 نہیں بڑا ہوں میں اس باد کو آقا حسن سے
 جب انفاظ و شان میں نہ کہتا ہوں میرا
 مرے زیر قدم تخت شاہی حریفان میں
 بستر کے قابل خاکی میں گر کر میں جلویں وہا ہوں
 رامین اہر میں اندیشہ آشوب کہ میں
 فراغ صدا پہ جو خم خطہ میری آسائش
 رہ گیا روز رستاخیز تک گوی فنا گان
 مرے خاک قدم سی جہیز ہر سخاوت ہے
 جسے کہتے ہیں خردوں بائیں بائیں ہر میر
 فنا فی الارض ہے کہ مرے ہر جہ کو آگاہ ہے

[illegible][illegible]

فی جہنم کو رکھی انباد و نہج با
 یں پہنچ گئے نہ خود کیا میر جان باذوہا
 یں پہنچ گیا کو کوسم دم فکر سالان ہو
 کس کی پناہ کی شہ تی ہی پر ہم نے یاد بان بادھا
 عداوت نہم جان نہم جان کی سبب میں کہہ نہ کہ
 کیا بچان کی جو جالی لگی ناوہ ساریان عالم
 کہ جواو نہم جان کی سبب میں کہہ نہ کہ
 نہ تھا جو جالی لگی ناوہ ساریان عالم
 نہ تھا جو جالی لگی ناوہ ساریان عالم

بنامہ تاجہ برار رشک پیہ مرزا
مرزا ہر صرہ دیون بہک شافع شاگروا
زمان فرخ ویکھا اک لفظ جہرہ شہتی کو
کوی نامہ مانان عمر شہت سے اولیہ اسون
شہید اس قدرانی بہ ہون چکڑو کر شاگرو
بچھے اک عمر سے تمام تیو کی بہک شہر مان
رسالی ایک تیر نام بہک اسکو نہیں ظالم
وہ کہ ذات بہک بہک ہو گیا یابین جیل بہک

تر سے زخمی کہ حسبِ ام آؤ زخمِ خوشچکان با
سببِ شیریں کا مستیوں پرش اور شیریں کا
یہ بہتان ہے عاشقِ چربش اور گویں کا
ستونِ اک اب گر ناؤں سے لامکانِ حرا
لحدِ پرخلِ مایہِ رے مہرِ نشانِ باندھا
شبِ فرقت میں تو نے دیدہ گوہرِ نشانِ باندھا
کند آہ میں سوا میں نے آسمانِ باندھا
مخاطبت کیلئے جس پر غلامِ دوہانِ باندھا

سٹوپیاء کی کثرت عصیان سے مجھ کو خوفناک ہے

سفر ہے دور کا اور دوشیر بار گران باندھا

احسان پہنچ رہے مریں دودھ آؤ کا
 بہر جا بہار جلوۂ تلبان ہو گلستان
 جیسے چمک کے گم ہو شب تیر و میں شرار
 اسکے طرف سے نہ کیجی بہ بہر بھری استنار
 اندوہ دہائی میں کٹی کس خوشی سے غم

کاکل تباہ ہے عارض عارض زیبا کو مایہ
دمن وسیع ہے مرے تیرے نگاہ کا
خورشیدِ لہریں ہے مرے زریں گاہ کا
عاشق کے لئے وہمِ سدا سے بنیاد کا
گر چہ کجاوہ غم نہ ہو طرب گاہ گاہ کا

بنا تھا تجھ پہلے رشک پہ چہر جان
 مرا ہر حسرت دیون پہ اک شمع گزوا
 زمانہ نزع و یکساں نظر جو رہتی کہ
 کوئی نام نہادان ترش سے داو لیتا ہوں
 شہید اس قدر دلی کا ہوں گھر کر کر گشتگو
 تجھے اک عمر سے تھا متوکی کی ہریراوان
 رسائی نامک تیرا نام کہ اسکو نہیں ظلم
 وہ کچھ ذات کی بکیر ہوگا یا رب میں تو جلاہل ہوں

تر سے زخمی کا جب ہم آؤں غم خچک جان
 سب شہریں کا منہ سون پہن او شہریں جان
 یہ بہتان اپنے عاشق پر بٹا اسی گمان
 ستوں اک اب کراؤں کس لاکھ بٹاں
 لحد پر تل نامہ یار نے مہر نشان باندھا
 شب فرقت میں تو نے دیدہ گوہر نشان باندھا
 کند آہ میں سوا میں نے آسمان باندھا
 حفاظت کیلئے جسے طمس دو جہان باندھا

شہید کی کثرت عصیان سے مجھ کو خوف آتا ہے
 سفر ہے دور کا اور دوش پر بار گران باندھا

حسان پہ پہر ہے مرے دودھ آؤ کا
 ہر جا بہار جلوہ تابان ہو گشت ان
 جیسے چمکے گم ہو شب تیرہ میں شرار
 اس کے طرف سے دیکھو ہے بد بھدی ہمت
 اندوہ دایمی میں کئی کس خوشی سے غم

کاکل بنا ہے عارض عارض زینا ماہ کا
 دامن وسیع ہے مرے تیر لنگہ کا
 خورشید لقمہ ہے مرے زوریاہ کا
 عاشق کے دل سے وہم سدا سے بناد کا
 گر حجب غنیمت نہ ہو طرب گاہ گاہ کا

ہر کس کے دل میں ہے ایک عالم کی تصویر
 ہر کس کے دل میں ہے ایک عالم کی تصویر
 ہر کس کے دل میں ہے ایک عالم کی تصویر
 ہر کس کے دل میں ہے ایک عالم کی تصویر

| | |
|--|---|
| عہدہ سونچا ہو تغافل کو مری غمخیز کا بل نکستا نہیں ہے جسے اس شمشیر کا شب لیامد نظر سے کہ ہم آشکیر کا آب سے پرورد ہو رہا ہے چمن نقشہ ویر کا یان زبان شمع کا قاتل مہن نگاہ کا دل ہے ای قاتل یہ تیری عاشق و گاہ کا ود برا غافل ہے جو بستہ ہو سوز و غم کا مستعد ہوں زباہ و دل کے سجدہ مذہب کا سادہ کاغذ مٹھین نیک تر تری تصویر کا | سو گندہ سرزد ہوں جسے مانہ منہ پر زخم نکسے ارد پر ہمیشہ چمن نظر آتی رہی اس جھوکے کا گل نظر میں چنچا رہا اہل صورت کو ضرر ہے مگر اس پریشک نہیں بزم دنیا میں جس سے تیرا نام کہہ سونے سب کو سینے سے لٹکا لاتو نے پیکان جانا کر کے میں قطع تعلق سب میں زباہ دنیا میں بیا سے رشتہ بچاں سیکر ڈونگ پر کھڑ آگیا شوقی سوا اپنے نقش زباں رہ گیا |
|--|---|

حرکت ہی چمک چمکنا اور شہیدی ہے محال
 حلقہ گرد اب ہے حالت مری زنجیر کا

| | |
|--|---|
| شکوہ نہیں عاشق کا دستور کرن کیا لافل کا زبان پر نہ تری ابیداد ہرگز واقع ہے مری حال سے تو مجھے زیادہ ہو جا رہا ہے کہ مراد عرف مت | گراو کے ستم کا ہنوں شکوہ کرن کیا بے رحم تجھے خلیق میں مشہور کرن کیا ہر روز میرے سامنی مذکور کرن کیا نادان ہے اوی ادب ہی بخور کرن کیا |
|--|---|

ہر کس کے دل میں ہے ایک عالم کی تصویر
 ہر کس کے دل میں ہے ایک عالم کی تصویر
 ہر کس کے دل میں ہے ایک عالم کی تصویر
 ہر کس کے دل میں ہے ایک عالم کی تصویر

ہر کس کے دل میں ہے ایک عالم کی تصویر
 ہر کس کے دل میں ہے ایک عالم کی تصویر
 ہر کس کے دل میں ہے ایک عالم کی تصویر
 ہر کس کے دل میں ہے ایک عالم کی تصویر

[illegible]

باغ میں تکیہ لگا بیٹھا ہوش نہ تھا کہ
 کیوں نہ دھوکا ہو بڑی بڑی کے ترکانہ
 کہ خدا سے ہی کروں شکوہ و تہنیت
 جس گھڑی ترانِ مین فرستائے حق خدا کو
 کام میں لیتا رہا ہوں نہ تیرے فساد کا
 یا اہی و اقوہ درپیش ہوش را دکا
 کرم ہے بازار تیری عہد میں جدا دکا
 ہے ہی عالم ہمارے تالا نہا دکا
 ہو گیا بخش زبانِ باعث خدا کی یاد دکا
 بامِ کرد و ن پر وہ عالم ہے مہرِ یاد دکا
 غیبتِ گلشن کیا چون گلے گلستا دکا
 میں جہتِ روضیات منتظرِ روانِ یاد دکا
 اعتمادِ اصلا نہیں ہے کئی بے نیاز دکا
 ہر وقت ہے اک لمحہ خیر حسنِ آباد دکا
 یار کے کہیں حسنِ شان نہ کیا کہ شمشاد دکا

آسمان نشینی پر قرین کا ہے وصال
 ہے یہی شکل اسٹال ہے یہی ناز و
 ای منہ میں نہ کو کوی نہ چون نہ زشت
 یاد چشم سر گین کیا کیا رولانی ہر مجھے
 کم نہیں ہر بانہوں چرب خار و زشت
 خیر کلبہ اس برکے باغیر جانکی تصد
 طوق ڈہتے ہیں کہیں نیشہ بنی ہر کہیں
 حیدین ہی ہوتی ہیں نور و بی ہر کہیں
 رات دن اور اوپر چھا ہوں کہیں
 حیل چھوٹے بلندی پرانا راتش میں
 جج ہوتے ہیں مری آواز پر گل و ہزار
 کر سنے الکیا اب حاضر و ناظر نہیں
 منتقم جان اس قدر جسم خاکی کا نہیں
 جسے رولان میں بھی ہے اوس سرگاسٹ
 غدا یہ اور پر قری کو کیا یا خستہ اور

[illegible][illegible]

کب ملک اسی خاطر وحشی سے پہلا گلو
چاہے صبح کے مانند ترے عاشق کو
خوشدلی رہتی ہے یہ کیسی ہم آغوشی ہو
مذرب چاہنے والوں کی ہونی دیکھ چکا
عطر و پان مرغل و شمع دہی و نقل و نگ
بدگمانی ہی کہتی ہے کلاوٹھ جلیان سے
کشتہ بہر و چکے اوسکے ہون شہید گزشتہ
پادوں رکھتے کوچہ قافل میں حمار مارا
بے دلیل اشک جنابی کہہ بی باور نہ ہو
بچہ ہے تلے پر پوچھ کر تیر کم کرتا ہے توڑ
وصل کی تبریر کا خوابان قصبہ سے ہوا
میرے دم تک اوس گلی حین شرب کا ہنگامہ
بلخ دنیا سے ملا کیا کیا ہمال آرزو
بے حق و دولت باقی نہ حاصل ہو کہ ہو
اک گل دیدار کی حسرت میں یہ چشم جان

کوی ڈر ہو ٹھہرا کر سے ہر غلطہ بیا بان نہ
چاک کر نیلے لئے روز گریبان بیا
استو کچہ رنگ نکالا ہے مریکان بیا
خواہ رہتا ہے چرانا تو پشیمان بیا
بزم عشرت کا جو وال مع ہر سالن بیا
آنے والا ہے کوئی آپکا مہمان بیا
جلوہ فرما ہے مری چشم میں برآن بیا
تھوڑی جرات میں بہت روز گراں بیا
جس سے کیے چشم میں ہو کر جا تا رہا
میرے نامے کا بلندی سے اتر جا تا رہا
یتری فرقت مرا ہوش سفہ جا تا رہا
ابنا لاشہ اٹھتے ہی سب شور و شر جا تا رہا
شور زار دل کی خاصیت کسے چھا تا رہا
آکے قابو میں مرے وہ سمبہر جا تا رہا
یا سہارا دامن نظارہ بھیسر جا تا رہا

۲۳

کب تک اسی خاطر وحشی سر پہ لگا کو
چلے ہیئے صبح کے مانند ترے عاشق کو
خوشدلی رہتی ہے یہ کسکی تہم آنوشی ہو
قد رس چاہنے والوں کی ہونی دیکھ لیک
عطر و پان و گل و شمع دہی و نقل و منگ
بد گمانی ہی کہتی ہے کلا و ٹھہ جلی بان سے
کشمیر بہر و پکے اوسکے ہون شہید گدہ
پاؤں رکھتے کچھ قاتل میں جھانکارا
بے دلیل اشک عنبالی کہی باد و زہر
پہم ہے تلے پر پہنچو چکر تیر کم کرتا ہے ٹوڑ
وصل کی تیسر کا خواناں قیوم سے ہوا
میرے دم تک اوس گلی میں شکر کا ہنگام
یاغ دنیا سے ملا کیا کیا نہال آرزو
بے معار و دولت باقی نہ حاصل ہو کہ جو
اک گل دیدار کی حسرت میں یہ چشم جھان

کوی ڈھونڈھا کر سے مرغلہ پیرا بان نہ
چاک کر نیکے لیے روز گریبان نیا
اتو کچہ رنگ لکلا ہے مرجان نیا
خواہ رہتا ہے پُرانا تو پشیمان نیا
بزم عشرت کا جو وان مع ہر سال نیا
آنے والا ہے کوئی آپکا مہمان نیا
جلو و فرما ہے مری چشم میں بر آن نیا
تھوڑی جرات میں بہت روزوں جھانکارا
جس سے کہیے چشم میں ہو کر جھانکارا
میرے نامے کا لبیدی سے شرجانکارا
تیری فرقت مرا ہوش اسفہ جھانکارا
اپنا لاشہ اٹھتے ہی سب شور و شر جھانکارا
شور زار دل کی خامیت کسے جھانکارا
آکے قابو میں مرے وہ سمیر جھانکارا
یا ہمارا دامن نظارہ بھیسر جھانکارا

کمالیہ کی طرف سے لکھا گیا ہے
میرزا کا نام ہے میرزا محمد علی
میرزا کا نام ہے میرزا محمد علی
میرزا کا نام ہے میرزا محمد علی
میرزا کا نام ہے میرزا محمد علی

| | |
|---|---|
| جدہم جاتا ہوں سیر ساتھ سنگا جھڑکا دھواں دیا راگنی زلفین دھواں جھڑکا کہہ میر میرطف عاید ثواب اس جہ اکبر کا دل نیا مبتلا ہے اندون انکا پرور کا کھچے پرچہ دیر خیر ہنرین بان کا مفر کا چڑھایا اوس نے مرجایا ہوا بھول کا انکر تاجا اوسے چھا غزال خانہ پرور کا نیا شوق ندون پیدا ہوا و سکو کوثر کا گمان بالی کی چھلی پر ہوا مجھ کو سمندر کا مزا دیتا ہے اوس کا ہر سخن فن مکر کا حکیر پانی ہوا فرما رک باتوں سے پھر کا نہ چھیرا سے تنہیں قصہ شب غم گل منور کا ہمارا درو جب آیا ہوا ہی حکم لشکر کا پنا کیا اور بتلاؤں تجھے قاتل سے میں گھر کا ہوا تھا کچھ ندون مجھوں کو شوق البندہ نور کا | ہوا ہوں جبے آشفقہ قد رعنا دیکر کا عرق سنا رنگوں پر نیہ ہے پیمبر کا میرا حب دیکھی فامد جیتا ہوں گھر جانین کا خداوند اکثر کم ہوماری آہ و نالہ کی جنون افزوں ہے گرفتار کم کرنا جو غم کا خدا جانے وہ کیا کچھ کہ میری قبر پر لگے ندامت صید عشرت دل مرا پروردہ غم کی و عائن نامتا ہے دکھی عاشق کا خطا کو دکھایا اپنا روی آتشین جیسا غم کی کہی خدا و سہلا کر جو مجھے بات کرتا ہے پیسجا ایک تیرا دل نہ اسی شیریں کہ ہوا ہر کیسے عارض کیوں مجھ کو یاد آتی ہے چلے ہے کشتی ہی راتوں مغل میں ساقی کی درو دیوار پر چھاپے گا ہرین خونگاری قاتل بشیرہ زنجیر سے او رطوق سے زینت راکل ہر |
|---|---|

میرزا کا نام ہے میرزا محمد علی
میرزا کا نام ہے میرزا محمد علی
میرزا کا نام ہے میرزا محمد علی
میرزا کا نام ہے میرزا محمد علی
میرزا کا نام ہے میرزا محمد علی

میرزا کا نام ہے میرزا محمد علی

میرزا کا نام ہے میرزا محمد علی
میرزا کا نام ہے میرزا محمد علی
میرزا کا نام ہے میرزا محمد علی
میرزا کا نام ہے میرزا محمد علی
میرزا کا نام ہے میرزا محمد علی

بہشت کا رخسار قافا لے راہ منزل کی
 پہنزل تجھے پہن عشق اکدم راہ میں سکتا
 تعالیٰ اپنی جان باز دے اور شک تو پر ہے
 نگاہ شوق میں ہر یک پیر و دور خوشتر
 عیلم ہے اضطرار کی کیا خدائیں کجا ہوگا
 سیارک کو گل نغم شہیدان خندہ تازہ
 بھر کر تار ہے راتوں کو جگنا تا خیل غوغائی
 تغیر حال میں ہے ریک شام محشر تک
 کجا بر خیزان سے عشق لگا کر غمی جہا ہے
 وہ خود فرمان میں آسکا تخیل کی ہزار مینہ

ہماری سادہ رو کا پہرہ ہے ہر صفحہ سادہ
نظر کیا آئے تجھ کو محو تو نیزنگ مانی کا

| | |
|---|---|
| <p>میں معتقد ہوں خوش عشق خدا کی کب بیل بہتہ معطر کرے دماغ اُس نے ساحت جیل رکھے لے</p> | <p>کہتے ہیں گل عرق ہے خدا کی حبیب کا گہر ہو نچے نفع اُسکے نہ کیس کی حبیب کا بخشش کیا کلیم کو عہدہ جریب کا</p> |
|---|---|

۱۵

بہشت کا رخ خضر کی قاف لے راہ منزل کی
 پھر نزل تھی یہی عشق اکرم وہ نہیں سکتا
 تعلق اپنی جان بازوں سے اور شک تو رہے
 نگاہ شوق میں ہر یک پیر و درویش خوشتر
 عیلم ہے شرط ہے کہ کیا خدائیں ہوگا
 سیالک کو گل نعم شہیدان خندہ نازہ
 پھر کرتا ہے راتوں کو جگتا تاخیر غنائی
 تغیر حال میں اپنے ریکا شام مشترک
 کجبار بخیران سے عشق ملے گرومی چاہے
 وہ خود فرمان میں ہے اسکا تخیل کہانی زبان میں

سفر میں ہر مرد کو کٹ کر بنایا گیا پانی کا
 مدد میاں لیک جو کچھ جو کچھ سب تیری تانی کا
 نہ کچھ اکوی پرواہ ہی شمع آسانی کا
 بہشت طرف ہے عشاق کو عالم جانی کا
 بھر دیا سو تو کچھ قاصد کی تقریر زبانی کا
 ہوا شوق اسکے خیر کو نیام زعفرانی کا
 نہیں محتاج ویرانہ ہمارا پاسبانی کا
 ابھی سے چوہنایا چاہے انجام اک کھانی کا
 غبت تو بلبل نا لان ہے اس گلزار فانی کا
 شب عشرت میں بھی ہو عزم ہو گدگدانی کا

ہماری سادہ رو کا چہرہ ہے ہر صفحہ سادہ
 نظر کیا آئے مجھ کو محو تو نیز نگ مانی کا

میں معتقد ہوں خوش عشق خدایک
 کب بنیں بہشت معطر کرے دماغ
 اس نے مساحت جیل طر کے لیے

کہتے ہیں گل عرق ہے خدا کے حبیب کا
 گر ہو پیچھے نفع اسکے نہ کیسی حبیب کا
 بخشش کیا حکیم کو عہدہ جریب کا

نہیں کہیں کہیں نہ دیکھوں کہیں نہ دیکھوں
نہیں کہیں کہیں نہ دیکھوں کہیں نہ دیکھوں
نہیں کہیں کہیں نہ دیکھوں کہیں نہ دیکھوں
نہیں کہیں کہیں نہ دیکھوں کہیں نہ دیکھوں

نہیں کہیں کہیں نہ دیکھوں کہیں نہ دیکھوں
نہیں کہیں کہیں نہ دیکھوں کہیں نہ دیکھوں
نہیں کہیں کہیں نہ دیکھوں کہیں نہ دیکھوں
نہیں کہیں کہیں نہ دیکھوں کہیں نہ دیکھوں

| | |
|--|--|
| میرے نالوں سے ہنر خوشتر نوا عذیب کیوں کر بیان چاک میں گریں قیام میں قدر دانی عاشقی کی ختم ہے عیسا و پر چھینکادی ہر غمیں جوش جوش کو چاک مقتل گلشن میں آیا ہے یہ رما تھیں اصلی عاشق کو تکسیر نقل سے ممکن نہیں وہ تراقد ہے صنوبر کو دکھای فاختہ جو کہ انداز جفا تھیں ہر دہ گل میں کہان ایشان سے جوش گلشن تک پتھر میں لاکھ رام باغین عیسا و کا گچھیں سے پہلے ہو گدار حضم جان گچھیں عیسا و دشمن با زبان | نہیں کہیں کہیں نہ دیکھوں کہیں نہ دیکھوں نہیں کہیں کہیں نہ دیکھوں کہیں نہ دیکھوں نہیں کہیں کہیں نہ دیکھوں کہیں نہ دیکھوں نہیں کہیں کہیں نہ دیکھوں کہیں نہ دیکھوں نہیں کہیں کہیں نہ دیکھوں کہیں نہ دیکھوں نہیں کہیں کہیں نہ دیکھوں کہیں نہ دیکھوں نہیں کہیں کہیں نہ دیکھوں کہیں نہ دیکھوں نہیں کہیں کہیں نہ دیکھوں کہیں نہ دیکھوں |
|--|--|

| | |
|---|--|
| قدہ عاشق کو صبح شد تک پایاں نہیں کیا شہید ہی سے بیان ہوا جرای عذیب | دل کے کوڑی محبت گر نہ ہو بے عقل شیشے توڑ کر |
| دل کے کوڑی محبت گر نہ ہو بے عقل شیشے توڑ کر | دل کے کوڑی محبت گر نہ ہو بے عقل شیشے توڑ کر |

نہیں کہیں کہیں نہ دیکھوں کہیں نہ دیکھوں
نہیں کہیں کہیں نہ دیکھوں کہیں نہ دیکھوں
نہیں کہیں کہیں نہ دیکھوں کہیں نہ دیکھوں
نہیں کہیں کہیں نہ دیکھوں کہیں نہ دیکھوں

نہیں کہیں کہیں نہ دیکھوں کہیں نہ دیکھوں
نہیں کہیں کہیں نہ دیکھوں کہیں نہ دیکھوں
نہیں کہیں کہیں نہ دیکھوں کہیں نہ دیکھوں
نہیں کہیں کہیں نہ دیکھوں کہیں نہ دیکھوں

نہیں کہیں کہیں نہ دیکھوں کہیں نہ دیکھوں
نہیں کہیں کہیں نہ دیکھوں کہیں نہ دیکھوں
نہیں کہیں کہیں نہ دیکھوں کہیں نہ دیکھوں
نہیں کہیں کہیں نہ دیکھوں کہیں نہ دیکھوں

میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے
 مگر تیرے دل سے میری پہچان نہیں ہو سکی
 میں نے تجھے اپنا دل دیا ہے مگر تیرے دل میں
 میرا کوئی اثر نہیں ہے
 میں نے تجھے اپنا دل دیا ہے مگر تیرے دل میں
 میرا کوئی اثر نہیں ہے
 میں نے تجھے اپنا دل دیا ہے مگر تیرے دل میں
 میرا کوئی اثر نہیں ہے

| | |
|---|---|
| <p>ہم جی اوس ہر تہ پہچان کو تیار غنقریب شیشی سے جانو مجھے ہے اکبار غنقریب آنا نہیں ہے اک فی غنقریب دو چار روز مجھے تو دیا چار غنقریب کہتا ہے جھکویاں سے ہوا زار غنقریب عشاق تو پتھین اور اخیار غنقریب پہونچی ہماری آہ شرار غنقریب</p> | <p>کیوں دہرواں ملک عدم کو کیا نہ سنا محفل سے آخروں کے نکھار جاسنگے وحشت بھرے ہوئے تیرے کو دیکھ کر وہ دن گئیے جنوں کی مادیو اکیو اسے جنس وفا کی قدر گر انہار یہ کیسے ای بد سلیقہ یہ جی قرینہ ہے نرم کا سے اپنے ایشیاں کی خبر جلد جبریل</p> |
|---|---|

دووی شہید می اپنی سچوہ کا قصور تھا
 ہے شہر گلو سے ہی بان بار غنقریب

| | |
|---|---|
| <p>جپ ہر قسم طریق کی تقریر کا جواب وہ دن ہی ہوں گے رنگہ زندہ دن سے قاصد سے پہلی وان میں پہونچا کر خدا یوسف نہ لاکھ رنگ سو کھو زبان طائر دل سے مقابلہ میں عبت ہر نہا عر شر مسر نہ اب ہو قلم شہید می جی ہن</p> | <p>سنت ہے کب دعا شوق دگاہ کا جواب دیکھ میں ہمارے نالہ زنجیر کا جواب خود لکھتے اپنی شوق کا تحریر کا جواب مصرعہ میں یاد کی تصویر کا جواب بیچار جس فاش ہو تمیر کا جواب خطہ میں کہتے تیر غزل میر کا جواب</p> |
|---|---|

ختم سانی کے ہوں تو میں جا غنقریب
 خاشی شہر کوئی لئے گئے تیر غنقریب

ملوان شہیدی

میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے
 مگر تیرے دل سے میری پہچان نہیں ہو سکی
 میں نے تجھے اپنا دل دیا ہے مگر تیرے دل میں
 میرا کوئی اثر نہیں ہے
 میں نے تجھے اپنا دل دیا ہے مگر تیرے دل میں
 میرا کوئی اثر نہیں ہے
 میں نے تجھے اپنا دل دیا ہے مگر تیرے دل میں
 میرا کوئی اثر نہیں ہے

بہارِ شریعت میں ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے دل سے کسی اور شخص کی تعریف کرے تو اس کی تعریف اس کے دل سے نہیں ہوتی بلکہ اس کے من سے ہوتی ہے۔ اور اگر کوئی شخص اپنے دل سے کسی اور شخص کی مذمت کرے تو اس کی مذمت اس کے دل سے نہیں ہوتی بلکہ اس کے من سے ہوتی ہے۔

| | |
|---|--|
| <p>راندن ملتی ہے سچا نون میں بدلیم سہرا کیرا عجب خلق بڑھاتی ہے بلیہ شہرا انبی جھوٹی عجب سانی کلفام شراب سحر کرنے کے لئے دشمن اسلام شراب کیا دکھائی ہے مجھے دیکھ کے انجام شراب پین رندان جہان لیکے ملا نام شراب</p> | <p>تیری خدمت کی بدولت میں کہیں کہیں چشمِ خنجر کا کشتہ ہوں مری تربت پر رنگ ہو جاوے ہمارا ہی بھی گھر خنجر میری آنکھوں میں تیری کیسے سجھا کیسے اس من مچھانے میں اغاز میں ہی سارے فیس سر دیا حکمہ شرع میں شیشہ نہ دیا</p> |
|---|--|

زہرِ حسرت سے شہید می مجھ پہ بالجمیع موقوف
 ورنہ تھی سیکڑہ عشق میں اتنا شراب

ردیف نامی مثنوی

| | |
|--|---|
| <p>تھی جیکے سبب رونق بازارِ محبت تامل کی جگہ قطرہ خون ہی کہ باقی سینہ تھا غریزہ اسکو ڈر آخوئی کے شعلہ مری کا ہون پر سے ترشکے چپکے میاں تھا فرشتوں کا زیارت کو ہماری ہر گشت جگر تو گل خندان کا ہر دکوش</p> | <p>وہ اٹھ گئیے سے سرائے خردِ محبت ممکن ہے کھلے عقدہ و شوارِ محبت کردون نہوا حرم اسرارِ محبت رکھتے تھے ہوا سے کد نارِ محبت جس کو پہنایا ہمیں زنا و محبت شاداب ہمیشہ رہے گلزارِ محبت</p> |
|--|---|

دوستوں کی اس سبب تعریف اس کے دل سے نہیں ہوتی بلکہ اس کے من سے ہوتی ہے۔ اور اگر کوئی شخص اپنے دل سے کسی اور شخص کی مذمت کرے تو اس کی مذمت اس کے دل سے نہیں ہوتی بلکہ اس کے من سے ہوتی ہے۔

ان شاعران نے اپنے دل سے کسی اور شخص کی تعریف کر کے اس کی تعریف اس کے دل سے نہیں ہوتی بلکہ اس کے من سے ہوتی ہے۔ اور اگر کوئی شخص اپنے دل سے کسی اور شخص کی مذمت کرے تو اس کی مذمت اس کے دل سے نہیں ہوتی بلکہ اس کے من سے ہوتی ہے۔

بہارِ شریعت میں ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے دل سے کسی اور شخص کی تعریف کرے تو اس کی تعریف اس کے دل سے نہیں ہوتی بلکہ اس کے من سے ہوتی ہے۔ اور اگر کوئی شخص اپنے دل سے کسی اور شخص کی مذمت کرے تو اس کی مذمت اس کے دل سے نہیں ہوتی بلکہ اس کے من سے ہوتی ہے۔

۳۴
 قاضی شریف
 کتب
 دوقی
 هندو
 ۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

[illegible]

رشتہ بین شہزادہ و شہزادی
 اس نیکو گری کی محبت پر
 اس شہزادہ شہزادی کی ایک
 اس شہزادہ شہزادی کی ایک
 غنائے انکا رنگ غنائے میں جو ابرار کو
 محل سب تیج نغزلان حسین اکھال
 جلوہ فرما ہونے لگا غنائے حسین
 ماہ بہ منگوں سارے دیکھا خضر پید
 ہامہ بیک سادگی پر پیش آتا ہے مجھے
 آپ خوش خوش آئے اس چمن سے یکھ چھپا
 زوال دنیا کے تیغ میں ہے خفت کو
 عاشقی آ

بجز شمعیا است باین من کی نوبت سے
 ہو کر عشاق تراز کے وہ دل سے مشرب
 تھا جنوں پہ کوثر ہے رہے تو شیر ناز
 دیدہ ترکوتہ خاک ہوا زراں حسرت
 جیسے جلو گر کمان کر لین جدا بعد از جنگ
 دوش پر کشینگے دو ہر کسبھی عزت سے
 گھر سے نکلا کر تنگے خطر میں ڈوبے ہر صبر
 کیون نہ خون روان شہید کی وہ برائے نیت
 پرے روئے سرہ کشینگے حسامیر سے بعد

شام سے ایسی خوشی و مسرت تھی کہ شب عید
 اربعین بہت خوشی کرتے ہیں اس عید میں
 اسی خدا میں ہی مسلمان ہو کر خوشی کرتے ہیں
 و مہم ہونے کو کہتے ہیں کہ ظاہر ہر ہر شتاب
 نہ تو شب عید کی عسرت تھی شب عید کو مسرت
 شوق و شام سے جھلٹ شوق و شوق کو تھی

کیا سید شہباز بن سید سلیمان
والبین کی تفریق میں اسے موسیٰ علیہ السلام
جب روسے محمد کی نظر آئی تب یہ گھبرا کر
فرار ہوا۔

نہایت عاقل و متدبّر ہے جس کی ہر بات میں حکمت و تدبیر ہے۔
نہایت شجاع و بہادر ہے جس کی ہر بات میں شجاعت و بہادری ہے۔
نہایت دانا و فاضل ہے جس کی ہر بات میں دانائی و فضل ہے۔
نہایت عزیز و محبوب ہے جس کی ہر بات میں عزت و محبوبیت ہے۔

نہایت غنی و ثروتمند ہے جس کی ہر بات میں غنی و ثروت ہے۔
نہایت عزیز و محبوب ہے جس کی ہر بات میں عزت و محبوبیت ہے۔
نہایت دانا و فاضل ہے جس کی ہر بات میں دانائی و فضل ہے۔
نہایت شجاع و بہادر ہے جس کی ہر بات میں شجاعت و بہادری ہے۔

| | |
|---|---|
| ہے رنگ مگر رو سے صوف کھڑا جس دن سے خیال ہر نیکوئی ٹھہرا جب تک نظر آجائے نہ بروی طہر ظاہر میں تو نازک ہے بین بازوی طہر پر ہونہ سکا سنگ ترازوی حور ہر پھول کی بو میں ہے رچی بوی حور کعبہ کاش دروز ہے منہ سے حور ہوں شفیقہ قامت دلجوی حور | مساخہ ہوا رو سے نکو خوشے نکو ہے سر سر کوری میں ہنر بد و بیکر ماہ نوشواں سے عاشق کو ہنر عید کس وضع اور چہاڑ ہوئے ہنر بد و بیکر تھا عیش بہا جس کے بازار میں بیکر گلگشت گلستان میں ہر پھول عید کعبہ کی طرف منہ ہونا زونین ہمارا ہر نخل بیابان عرب جھکے ہوئے طہر |
|---|---|

| |
|---|
| رضوان کے لیے لے چوں ہوتا شہید گر مانتے لگے خار جس کوئے حید |
|---|

روایت ذال حجب

| | |
|--|---|
| عشاق کو ہے زہر تر جس قدر لذت دشنام یار و بادہ کا ہے ایک سانحہ عاشق کے دل سے اڑتا ہے پر ہر ہوا سجھوتہ سیر بانی سلطان عشق اہل | نوشین بیون کے کام میں کب چکر لڑتا یہ دونوں اہل فوق کو ہوں غور لڑتا سب نعمتوں سے غم ہے زیادہ تر لڑتا برسوں جلا کے بنے کیا ہر جگر لڑتا |
|--|---|

نہایت عاقل و متدبّر ہے جس کی ہر بات میں حکمت و تدبیر ہے۔
نہایت شجاع و بہادر ہے جس کی ہر بات میں شجاعت و بہادری ہے۔
نہایت دانا و فاضل ہے جس کی ہر بات میں دانائی و فضل ہے۔
نہایت عزیز و محبوب ہے جس کی ہر بات میں عزت و محبوبیت ہے۔
نہایت غنی و ثروتمند ہے جس کی ہر بات میں غنی و ثروت ہے۔
نہایت عزیز و محبوب ہے جس کی ہر بات میں عزت و محبوبیت ہے۔
نہایت دانا و فاضل ہے جس کی ہر بات میں دانائی و فضل ہے۔
نہایت شجاع و بہادر ہے جس کی ہر بات میں شجاعت و بہادری ہے۔

نہایت عاقل و متدبّر ہے جس کی ہر بات میں حکمت و تدبیر ہے۔
نہایت شجاع و بہادر ہے جس کی ہر بات میں شجاعت و بہادری ہے۔
نہایت دانا و فاضل ہے جس کی ہر بات میں دانائی و فضل ہے۔
نہایت عزیز و محبوب ہے جس کی ہر بات میں عزت و محبوبیت ہے۔
نہایت غنی و ثروتمند ہے جس کی ہر بات میں غنی و ثروت ہے۔
نہایت عزیز و محبوب ہے جس کی ہر بات میں عزت و محبوبیت ہے۔
نہایت دانا و فاضل ہے جس کی ہر بات میں دانائی و فضل ہے۔
نہایت شجاع و بہادر ہے جس کی ہر بات میں شجاعت و بہادری ہے۔

نظر آئی وہ مژدہ دل کی تپش سے مہوئی
کون ہے سب سے فراق کوئی خستہ پیہم
وہ ایک نفسیدہ پہ جو تیرے وادی میں
نقشری قنبینہ و خنجر ہے طلای قاتل
ذوق جولانگہ دلداریں اللہ اللہ
یہ بھی افتخار سمجھ میرے شکار فکرن کا
بسیل کے کیس کو ہے پرش ورنہ
واقعہ یار کے سیدان کا اگر خواب ہوا
دست و پا کو قلم اس واسطے قاتل ہے کیا
رفعتا تک بر سے قابو میں نہ عیار آیا
کرد نامہ سے لیا گھیر پری کو جس سے
اب تر سے ناخستہ پری جان شوخیتا
آئینہ سپہر سے ہو جانی رنگ وور
امین رہے نہ دل خم زلف دلازمین
پایا طلب کو پہلے ہی منزل میں ایک گام

حرکت نہ کر سکے کھا کے تراشیر شکار
صید کہ دین تر سے کیا کہتا ہے تو شیر شکار
نہ کہی یاد کرے ساحت کشمیر شکار
آئے تھے حلق پہ لکڑی گر کیہ شکار
کعبہ سے نکلے ہیں پڑتے ہو کر شیر شکار
دل سے مصروف دعا و تہ شمشیر شکار
کرے حلقوم بریدہ سے بھی تشریف شکار
صبح محشر نظر آجاگی تعبیر شکار
نہ گلا گئے کی لذت کرے تخریر شکار
صید ہتھیار کو کرتے ہیں بتدیر شکار
بے قرعے کے ہوا جسے نہ فیر شکار
کہ شہید ہی ہر تر استہ زنجیر شکار
عاشق کے دل سے ہو غم سبز رنگ وور
وہ شمع پھینکتا ہے فلاخچ رنگ وور
قواچی کاہلی سے سمجھو سبز رنگ وور

دو تنگ درگاہ میں آہ سانس نہ لے سکتا
نظر آئی وہ مژدہ دل کی تپش سے مہوئی
کون ہے سب سے فراق کوئی خستہ پیہم
وہ ایک نفسیدہ پہ جو تیرے وادی میں
نقشری قنبینہ و خنجر ہے طلای قاتل
ذوق جولانگہ دلداریں اللہ اللہ
یہ بھی افتخار سمجھ میرے شکار فکرن کا
بسیل کے کیس کو ہے پرش ورنہ
واقعہ یار کے سیدان کا اگر خواب ہوا
دست و پا کو قلم اس واسطے قاتل ہے کیا
رفعتا تک بر سے قابو میں نہ عیار آیا
کرد نامہ سے لیا گھیر پری کو جس سے
اب تر سے ناخستہ پری جان شوخیتا
آئینہ سپہر سے ہو جانی رنگ وور
امین رہے نہ دل خم زلف دلازمین
پایا طلب کو پہلے ہی منزل میں ایک گام

دیوان شہید

پہلی میں نہ کھا گیا اس خنجر خام
خاک گمان نہ خنجر علیہ السلام
ننید آئی شب زین تر سے کو آہ سر و
مندی ہو زین جانی میں اپنے جام
خنجر جو جیکو بیل ہوا کبھی خام
خنجر ہوئی چنچ چنچ ہر دھان

عاشق ہوش یا وقت پر دھان
ہر آہ میں جوبل غم آہ کے
منا ہے وہ نفس نہ ہو کے
قواچک پھر کے نہ تھے پتہ نہیں
دل خستہ ہے پتہ نہیں
خیم و جہان کو خنجر میں
بانو مجھ کو خنجر سے

[illegible][illegible]

کیونکہ نبیؐ کے خواہاں شہسپا ہی ہوں ہمارے
اُن کا ایک ایک ہر اتمول ضرر ہمارے سے ناز

| | |
|--|--|
| <p> نہیں ہر جرم گشتی کا وہ ہوشناک ہنوز لالہ داغ سے خالی چہن دامن زین پاؤں دھرتے ذرا سے فرس نہیں شوخی جو ہر آئینہ میں جو شمع ہما میں چہان معب بازی میں ہی خولی جو آں سو کیا ذکر اہل صام کو تعظیم کہاں کھڑیوں تک عصمت و اخلاص میں کیا بن غریز و ہما جلیو دعام سے بن آئی ہوشناکوں کی خاص بچا رہ شہید کی نگہ قہر آلود </p> | <p> خون حشاق پہ ہر شیخ شہناک ہنوز مقتل یار میں گلگون تہ فتر اک ہنوز چالاک کشتہ ہے یہ دفن ترن کہ ہنوز اسکے عارض نہیں ظاہر شیخ تہاں ہنوز پردہ گلشن زد و س نہیں چاک ہنوز سیم سادہ سے ہی کیسہ دلاک ہنوز ایک ہر اسکے کسا بان سیم تریاک ہنوز خیر طرز تغافل سے وہ میاں ہنوز دشمن خلق نہیں غمزدہ جالاک ہنوز </p> |
| <p> مجتبیٰ ظلم کے کتب میں ہوشناک ہنوز مار جادو ستری کیونے دکھایا کیشب گئے اجزای عناصر وطن مہلی کو عشق لیل مجھے آشکارا گو گبران میں </p> | <p> مشق کرتے ہیں جفاک متافاک ہنوز سہرے نہر کی تاثیر سے تریاک ہنوز دشت غربت میں ہوا واردہ دیکھی ہنوز دہر چکے چشمہ زعفران و نہیں پاک ہنوز </p> |

آزاد کیوں
خون مری لاش سے دریا کی گہر
بیخ زان مان بن تراغزو چاک پینزل
سور مزار کی طرح کے ہے شہسپائی کا خون یک
کہ دہن سے نہیں نکلا خون یک
جام جم پادہ عشرت کو تو خاک
میری قسمت سے گر کر خاک بنیو
یہ ہے دامن کی بو اہی سر دہی خاک
جیکہ سبستی میں اب تو ہی خاک بنیو
جو نہ ہو پادہ شہادت مر جان نہ دے
جو نہ ہو قاتل لہاک بنیو

خداوند تو ترستی چون سحر ز خاک
چو بوی مال سے نکلا از یک باغ و بستان

خداوند تو ترستی چون سحر ز خاک
چو بوی مال سے نکلا از یک باغ و بستان

تنگ آنکھ دہشت ہے ہوں صباب مرم
کھینچ کر تیر مری لاش سے خرمندہ ہوں
عشق میں بزم غم و حسرت ہوں میرا عشق
جانہ کعبہ سے مجھ کو کفن دینا صباب
دوسرا گل تربت لیلے ہو خوشک
کر شارق دم دوست ہوا جو ہر جان

بھیجے تیرے مجھے تھکے تھکے خن خن
دل میں رکھتا ہوں ترا غم و سیاک ہوں
شاید اس حال سے واقف نہ ہوں کہ
میں نے پہنی تھیں اتنی ہولی پور ہوں
دیدہ فیس مصیبت زدہ و نساک ہوں
ای شہید ہی ہوں جانیں خاک ہوں

روایت سین مہملہ

یہ تیرے عہد میں ہو گری بازار ہوں
چشم ہے ساقی میخانہ و محمود طمع
ہوں عشاق اس آہنگ محافت کریم
طالب دست درازی ہی گزلف تیرا
چشم بیمار کو ہوا اہل ہوس سے پرہیز
گر ہوس دور ہو سب کچھ ہو تہیام میں
ترک لذات ہو مظلوم ہیں جنت کریم
ہم ہوں تاک میں مکن ہنسن ہو کو فیض

عشق کو بھوک کے عاشق ہو خریدار ہوں
سب میں دار و دروہی سیالی بیمار ہوں
شوق کے ساز کو دکھا رہی وہ ان تار ہوں
ہونگے اجڑی زمانیکے گرفتار ہوں
یا الہی نہ ہو پیدا مجھے آزار ہوس
گنج مقصود کے در پر سے اوٹھا مار ہوں
خرقہ زہد میں پوشیدہ ہوں زار ہوں
لب جاموش سے انہی ہوا ہمار ہوں

وہ زمانہ تھا کہ وہ شہر پہنچا
دین جہاں میں دین جہاں میں
روایت سین مہملہ
بار بار ہوا کانوں میں ہزاران سحر آتش
آہن کو بنا دی تھی دل کی سیلابی
ہم ہوں تاک میں مکن ہنسن ہو کو فیض
دراختہ ہوا کانوں میں ہزاران سحر آتش
آہن کو بنا دی تھی دل کی سیلابی
ہم ہوں تاک میں مکن ہنسن ہو کو فیض

چشمِ برینِ فکر کہ تصورِ حوِ باہر و عکسِ سر و
وصلکی شبِ چارِ انِ دونوں پر آتا ہر پہچ
لیکے شمعِ نور گر آوے فرشتہِ موت کا
اوس پر کیا شعلہ آوار ہے نادرِ طلسم
دکنو نفرتِ سبکو ہوا اور شکوہِ خوارانِ مخلوق
عاشقِ سادِ فکر اور سکے روزِ جزو غمت کی رات
اُس رخ و بیکے میں مغل میں گلِ گلِ گلِ انصاف
جلوہ و شِکایہ کیست کی یا فیضِ عام
میں وہ ماتمِ دوستِ مہربانِ شادی بچہ
خوش طبعِ دلی اور میرِ عشقِ ناتمام
ایک شبِ تو را الہی ہوا عاصیری قبول
دیکھتے والوں کی تیری ہے سندِ آئینہ رو
اپنے جہانِ نازوں کو تو آشکِ کیلی سے چہرہ پر
صندِ بہرِ انِ و فرطِ شوق و اسدِ وصال
شمعِ گلِ کریمِ خوار و غنیمتِ ذوالی طرحِ خاک

دل میں اوس شے کا غفل خانہ اڑانگ شے
ایک سا پھٹے کی فہم میں ساعد خوش رنگ شے
پچیر درون اول شے بے عین سرنگ شے
دیکھ کہ جس نے نہ بکھا ہو جو آہنگ شے
قد و قیمت میں ہیں کیا شان دارنگ شے
ہم سپر دھڑلے فانیوں میارنگ شے
جیسے اس نالائک گریبان غفل میں چپا شے
نور میں کیا ان میں تبخا کا کھرنگ شے
مرشد خوانی کی خاطر مولیٰ ان رنگ شے
بان سبز نشہ تل غفل زین رنگ شے
پہلو میں وہ شعلہ و ہوشنا ہو چنگ شے
ایک نور تیرہ سی ہو خلیں چرس رنگ شے
کیون اس مغل میں پڑا کی ہو زنگ شے
بادتہ دوست فرنگ نہ رنگ شے
میری غم کو کل باعث شہابی ہی ہو چنگ شے

۴۵
 کاسر دالک بین تر سر کبریا
 شش پیدی شکران منعم
 دل عاقل عشق بین چو سبیل
 روضت غنیمت بجزو
 کس چاک دماغ سے خوشیاں
 صواب دماغ خوشیاں
 چاک دل حکیمین کمال
 چاک عشق سے ادا دین
 دماغ

[illegible][illegible]

بہارِ عشق کی شمع کو دیکھ کر
دل میں آگ لگی ہے
بہارِ عشق کی شمع کو دیکھ کر
دل میں آگ لگی ہے
بہارِ عشق کی شمع کو دیکھ کر
دل میں آگ لگی ہے
بہارِ عشق کی شمع کو دیکھ کر
دل میں آگ لگی ہے

آیا جگر تیرا اسپا سبک رہم
تھی عشق کے رخصتی کو بہت خوش رہم
دو رخ پر پیرا سینک لین دیس جی رہم
کونین کو کمال کی پیشین کر رہم
مشتاق آدھریا رہے بیتا بیا رہم
اک عمر بچہ سے ساتھ بیٹھ رہم
عارف ہیں کہ رکھتے ہیں سرور کی نذر رہم
ہیں اوکو سمجھتے پیش دل کا اثر رہم
شاکل نہیں پاتے تھی دل شگ پر رہم
کیون جلد وہ دکھا کر ہو مجھ سے رہم
دکھا دینا اک شمع کی بجائی ہو رہم
دم لینے کو تھرے تھے کہیں رہم
جب کر کے دعا دیکھتے ہو ان کو رہم
پاتے ہیں قرون شام سے ہی رہم
کیون غم نہیں آجانی نہ آخر میں رہم

دل غمزدہ قاتل کے ہوا نہ کر رہم
لازم ہے کس چادر حساب سو رہم
خود دوس کی گشت کو بھی چھوڑ رہم
اگر دھکیلی اسیدہ جوان ترے رہم
یار بھو بھو اتھرقا نہ از فکاک کا رہم
صورت بھی نہ کیجیجیجیجیجی رہم
کس سے ہو خلاص با جانا رہم
چنگک سے وعدہ کے ہی اگر چھیرہ رہم
جو ظلم نہ کرتے تھے کیسے رہم
کرجاتے پردہ سے عدم کے رہم
ہونے دو ہم ہوش کا خیر رہم
ہر خار ہے غم کو زبان درخون رہم
کیا وقت سحر وصلہ باقی ہو رہم
تو چاند سے بہتر ہے کہ وہ رہم
بن نہن کے ہو وہ رشک ہی رہم

دل غمزدہ قاتل کے ہوا نہ کر رہم
لازم ہے کس چادر حساب سو رہم
خود دوس کی گشت کو بھی چھوڑ رہم
اگر دھکیلی اسیدہ جوان ترے رہم
یار بھو بھو اتھرقا نہ از فکاک کا رہم
صورت بھی نہ کیجیجیجیجیجی رہم
کس سے ہو خلاص با جانا رہم
چنگک سے وعدہ کے ہی اگر چھیرہ رہم
جو ظلم نہ کرتے تھے کیسے رہم
کرجاتے پردہ سے عدم کے رہم
ہونے دو ہم ہوش کا خیر رہم
ہر خار ہے غم کو زبان درخون رہم
کیا وقت سحر وصلہ باقی ہو رہم
تو چاند سے بہتر ہے کہ وہ رہم
بن نہن کے ہو وہ رشک ہی رہم

بہارِ عشق کی شمع کو دیکھ کر
دل میں آگ لگی ہے
بہارِ عشق کی شمع کو دیکھ کر
دل میں آگ لگی ہے
بہارِ عشق کی شمع کو دیکھ کر
دل میں آگ لگی ہے
بہارِ عشق کی شمع کو دیکھ کر
دل میں آگ لگی ہے

| | |
|--|---|
| انہما کرشتی ہی ہوتا ہو کافر ایک دن جلد تن گر ہو دھن قاتل کے چوڑی کو پسینا تار کب ہر سے سید لاف پکار رفت کافر کے سوا کوئی نہیں اپنا قریب گھر ہمارا سراج وہ خورشید پیکر آئینا حب قدر غم عشق میں کھا کر میں اتنا غم نہ کھاتا | نار نار حبیب سے بوا کھین زنا دھم نیری تمہارے کہاں لائیں گے غلام آرزو میں ایک دن ہو جائیگے مردانم ای پری پیکر میں ترے عاشق حرام دیکھتے ہیں شام میں کچھ صبر کراں ہم سارو عالم کے اگر لافرض ہوں تجھ کو ہم |
|--|---|

| |
|---|
| دیکھ لے میرا نادان ہمارا راز تو افشا نہ کر کچھ میں تیرے ہی آخر محرم اسرار ہم |
|---|

| | |
|--|---|
| نشہ وحدت میں کیاں تیرے ہر شام جیسے پھینکی تھکی تیرے منہ دھو صبح سے فردش اپنا سیوا ہر اوٹھا اٹھائے نے ہمارے چینے کی شادی نہ مرنے کی غمی ہو کہ تیرا منہ مبارک ہو بہت اچھا کھانے وہ سپاہی زادہ تیرے ہمارے پروردگار ساتھ دیکھتا ہے کبھی کسی کا مان مگر | گنتے ہیں دیر و حرم کو خانہ خمار ہم نام تیرا لیتے ہیں پیرخان سونا دھرم ایک دن غفلت میں کہہ شیخ تیرے ہر شام عالم اسکان میں پیدا ہو کر میں کچھ دھرم صبح محشر ہوں گے تجھ کو دیکھ کر سیدار ہم چچ میں رکھ لینگے سحر وقت تک تھار ہم جی تصدق کرنے کو تم پر سے میں تیار ہم |
|--|---|

اس قدر عالم نہیں ہوں قابل زار ہم
ایکے پورے دن میں کتنے کچھ دھرم
جو یوں کی اوس کے شہنشاہ دھرم
دیکھتے ہیں عشق میں نہ بڑی دھرم
جانتے ایسا کوئی نہ دھرم
دوسرے میں ہے جوتہ دھرم کے طالب دیدار ہم
نہیں کیا میں نے انہیں سے کیا کیا ہم
اس قدر عالم نہیں ہوں قابل زار ہم
ایکے پورے دن میں کتنے کچھ دھرم
جو یوں کی اوس کے شہنشاہ دھرم
دیکھتے ہیں عشق میں نہ بڑی دھرم
جانتے ایسا کوئی نہ دھرم
دوسرے میں ہے جوتہ دھرم کے طالب دیدار ہم
نہیں کیا میں نے انہیں سے کیا کیا ہم

اس قدر عالم نہیں ہوں قابل زار ہم
ایکے پورے دن میں کتنے کچھ دھرم
جو یوں کی اوس کے شہنشاہ دھرم
دیکھتے ہیں عشق میں نہ بڑی دھرم
جانتے ایسا کوئی نہ دھرم
دوسرے میں ہے جوتہ دھرم کے طالب دیدار ہم
نہیں کیا میں نے انہیں سے کیا کیا ہم

[illegible]

بزم میں اذکی طرف میں جود کہا کل رہا
 مجھے کیا پوچھتے ہو کیون میں سے آنکھوں میں
 ہر طرف نظر میں نہ پہنکا کرو وہ غم نہیں
 سامنے میرے نہ غیروں سے ملانا آنکھوں میں
 خون اگر روون کہوں پایو لگایں کے
 ایک شیدائی کے اوس شک سے یو قاص
 رشک گنار مری آنکھوں کو کہتا ہی عام
 آئینہ دیکھ کے مشاط سے کہتا ہی وہ شوخ
 کیا ماحسب رخ جانان میں ہے اللہ اللہ
 ہنسے دیکھی ہے تری آنکھوں کے دوویکی پیا
 مردم دیدہ کو ہے خلعت زلی خواہش
 سات پردہ میں اگر رہے ہی شوخ بچے
 دل خوں گشتہ مرا چھو نہایت ہر غریز
 حق نے اس واسطے آنکھوں میں بنا کر
 ایک منوہ میں کیا اس نے شہید کو شہید

[Faint handwritten Persian script, likely bleed-through from the reverse side.]

جنت کے سیر کے مری دل سوٹا ہو کر
مجنون کی چشم کا شاید بندھا ہو دینا
حسرت کشوں کا اور ہی درجہ ہو متعین
بیٹھے ہیں جہنماؤں پر اور جہی حسن
جانتا ہوں میرے بوسے کا نادان کوئی اثر
کھانا زہر گر کنوئیں میں چھری پر حریق پر
جانا ہے اور کشتہ عاشق کے گھر ہے
تعظیم ہری راہ کی آہوے صوم
کلیان جلیں جلیں مگر فرقہ کی کہیں

سرور میں چڑھانہ شہید می مل کار
کہتے تھے ہم نہ چاہ بہت فسخ نزن کو تو

جانبِ جبرائیل کے ہونے سے پہلے
منزلِ تجاۃ جب زمانہ ہو
وہ ہماری قبر پر پڑی ہو
میں نہ مانوں گا کہ سنتِ پادشاهی
جان لی جانا کی پہلی ہو
بانی ہو

[illegible]

لکھو خوشی کس قریح پر عداوت کا ہر عالم
ملایا غیظ و زبالی کو کب پڑو بے بین
وہ ہر موجود کس استقامت کا ہون کرش
سہاری جانفشانی کی سزا ہی بیوفائی ہے
طیان ہر خاک و خونین شہ دست انگریز کا
ہوس ہر روشنی کی عرش سے قدر کم کشیدہ
نراکت میں یہاں جان نراکت ہے
کھٹے ہیں کس قدر مرغ و گل گرا جاناں میں
سمائی ہر عیشت اُس گل خندان کے خاطر
ادھر آج بھٹکا دیا کس ہر محنت آیا
یونہی ہی طبل تیرا گرشب تنہائے عشق

اگر عاشق کو بڑی بال اکو شوق شاہین ہو
مسلمان اُس بڑی اذہ پڑحق پیدیں کا
نہو میری حیا مقبول کر مقبول آہن ہو
اگر میں غیرت فرما دوں تم رشک شیر ہو
کہو حضور اک جاکر گلشن جنت کی ترین ہو
ضیاء بخش دو عالم کھکھے شمع خانہ آہن ہو
گل نسربین میں ہر رنگ شکار بالو نسربین ہو
ہوس نطامہ کو یہ ہے پیچہ شرکان سے گلچین ہو
جہاں حر کیوں نجائی اسکی خاطر پیر گلچین ہو
خواب حضرت پیر معان کو یہ اسکے توفیقین ہو
تعجب کہ یہ نہیں شام اب گر صبح حسین ہو

لکھی ہے وصف میں اسکی کمر کے گزراں تم نے
شہید دی برق کاہی مصرعہ جبرئیل میں ہو

روایت الہی

کم نہیں خورشید خاور سے چھین میں آئینہ ولد ہر رخ نشان کے پر توسی کرن میں آئینہ

عبد الشکور نے لکھی ہے کہ میں نے اپنے
محبوب کو کھلا وطن میں آ کر اپنے
سکھایا شہر میں اپنے گھر کے سامنے
جس کے صوت اب کی برکت میں ہو

جس کے صوت اب کی برکت میں ہو
جس کے صوت اب کی برکت میں ہو
جس کے صوت اب کی برکت میں ہو
جس کے صوت اب کی برکت میں ہو

کون دیکھتا ہے کہ میں نے اپنے
محبوب کو کھلا وطن میں آ کر اپنے
سکھایا شہر میں اپنے گھر کے سامنے
جس کے صوت اب کی برکت میں ہو

کون دیکھتا ہے کہ میں نے اپنے
محبوب کو کھلا وطن میں آ کر اپنے
سکھایا شہر میں اپنے گھر کے سامنے
جس کے صوت اب کی برکت میں ہو

| | |
|---|---|
| لکھا کیسے وہ چہرہ کو چمکا کے ہمیشہ بیونہ زمین کر کے اغرا مرے بولے آباد رہے دشت دل جس کی بدولت اک عمر سے صحبت ہوئے جب کہاں تک قسمت میں ہے کیا نخل تنہا کی اہی مگمشتہ الفت کو ہوں آرام کا قایل تاراج گزریل نکویاں ہے مداول چھاتی پر دہری تفتہ زمین شاد طلبی ان اکھوں نے کیا نہ ہمیں سیر کھانی | رہ رہ گئے حیرت زدہ چچا کے ہمیشہ اب سو زہان بانوں کو بھلا کی ہمیشہ سیاح رہے نت نئے صحرا کے ہمیشہ سر نیچے کیے سنتے میں شراب کے ہمیشہ پھل کے کلمیں خاک میں گذر گئے ہمیشہ سائے میں رہا شہیر حقا کے ہمیشہ طرفہ کہ اسی گھر میں پڑو کے ہمیشہ عشق کیے سایہ میں طوبے کو ہمیشہ گھر بٹھے مفر میں رہے دریا کے ہمیشہ |
|---|---|

| |
|--|
| احباب سے دیکھی نہ وفا ہے شہید کی شرمندہ ہوئے شفقت اعدا کے ہمیشہ |
|--|

| | |
|--|--|
| رطبی اہی اگر نرم میں دو جا کی نگاہ حبوت اپنے نرم سے تو نے اٹھا دیا مقتل میں جھٹ سے شفا کے واسطے کان جہان میں گوہر کیا تھا میں پرا | دل چھپ چھپ کے ہنسی پرتی ہی بارنگاہ ہر ایک سمت ہی ترے ہمار کی نگاہ پھرتی ہزار سو ہے گنہگار کی نگاہ چھوڑے نہ مجھ پر میرے ضرور کی نگاہ |
|--|--|

وہ چہرہ کو چمکا کے ہمیشہ
بیونہ زمین کر کے اغرا مرے بولے
آباد رہے دشت دل جس کی بدولت
اک عمر سے صحبت ہوئے جب کہاں تک
قسمت میں ہے کیا نخل تنہا کی اہی
مگمشتہ الفت کو ہوں آرام کا قایل
تاراج گزریل نکویاں ہے مداول
چھاتی پر دہری تفتہ زمین شاد طلبی
ان اکھوں نے کیا نہ ہمیں سیر کھانی

رہ رہ گئے حیرت زدہ چچا کے ہمیشہ
اب سو زہان بانوں کو بھلا کی ہمیشہ
سیاح رہے نت نئے صحرا کے ہمیشہ
سر نیچے کیے سنتے میں شراب کے ہمیشہ
پھل کے کلمیں خاک میں گذر گئے ہمیشہ
سائے میں رہا شہیر حقا کے ہمیشہ
طرفہ کہ اسی گھر میں پڑو کے ہمیشہ
عشق کیے سایہ میں طوبے کو ہمیشہ
گھر بٹھے مفر میں رہے دریا کے ہمیشہ

احباب سے دیکھی نہ وفا ہے شہید کی
شرمندہ ہوئے شفقت اعدا کے ہمیشہ

رطبی اہی اگر نرم میں دو جا کی نگاہ
حبوت اپنے نرم سے تو نے اٹھا دیا
مقتل میں جھٹ سے شفا کے واسطے
کان جہان میں گوہر کیا تھا میں پرا

دل چھپ چھپ کے ہنسی پرتی ہی بارنگاہ
ہر ایک سمت ہی ترے ہمار کی نگاہ
پھرتی ہزار سو ہے گنہگار کی نگاہ
چھوڑے نہ مجھ پر میرے ضرور کی نگاہ

[illegible]

نہ گل بین ہی نہ کسی اور گھنڈا میں ہے
 نشان آبلہ قیس نوک خایں ہے
 کہ سرخ بھول کھلا نہ برشا خاں میں ہے
 ہر آن مرگسری میرے اختیار میں ہے
 کہان یہ جوش و خروش ابرو بہار میں ہے
 عجیب اثر دل وحشی کے صفا میں ہے
 فغان و شو و جذبہ میں ہی ہزار میں ہے
 کہ دل اسیر کسی زلف تابدار میں ہے
 نشان قدم کا نہیں تیرے گھنڈا میں ہے
 کہ وہ حرف و دخل پیشہ خود قمار میں ہے
 طفیل عشق کے جانبازوں کے کشتا میں ہے
 یہ آب و تاب کہان دانہ نار میں ہے

ہنر دکھا بیٹے میرا نہیں ہنر زنگین ہیں

غسان اشہب فکر اپنے اختیار میں ہے

تپ خرقین تن جان خیال یارین ہے | دلہ بہشت میں ہر مریٰ روح جسم نارین ہے

تپ فراق میں تن جان خیال یار میں ہے، ولہ

زمانہ

ہرگز نہ کرے کسی ترخسہ کو خفا ہوگی
 سخن میں غیر کے گرمی مراد سخن کی ہونے
 وہ خاتمہ دو زبان کا ہو میرے کیا مثال
 شمار میں شمار کے نہ آون میں بہت
 نہیں ہدی ایک کہا وہ آون کے شمار میں
 نہیں بار اسی ہے

فکر کن جہد حق ادا را بهشت
کافی است این کرد تا غفلت
جہد حق این کس را بهشت
گویی من یتری یاد این بهشت
همسر کا ناهم بین یاد این بهشت
تپیدی ایک

و کلمہ
سازگار کی سلسلہ میں کیا خوشی ہوگی
و صلح بان کی بدولت کیا شہین ہوگی
و کلمہ
سازگار کی سلسلہ میں کیا خوشی ہوگی
و صلح بان کی بدولت کیا شہین ہوگی

| | | |
|---------------------------------------|--|--|
| میرزا لون کے توشک سے خوابی کو بھرا | | کانون کے پروے شہین ابر کش باک |
| ای حذا سیری پناہ ہے اس بیت مغرور | | ہی میں رک کر شہیدی ہو گیا تو بد مزاج |
| عشق میں کتر ہنسے اور بشیر دیا کیے | | ایک شب کا لطف برون یاد کر دیا کیے |
| تارونے کا نہ ٹوٹا اپنے ماتم خانین | | مر گئے جب ہم ہمارے فوجہ گردیا کیے |
| روئے والوں پر وہی عشق گریا کی ہوئی | | ہر بریں برا کے میری خاک پر رویا کیے |
| ذوق ہے رو نیسے یا نیک و صلیک شہین | | یار کے پاؤں پر اکبر اپنا سر دیا کیے |
| طورہ بگڑا ہے اسکی نرم کا اکرم کو ہم | | وان گئے تھے آگے پہر ان آہو گھر دیا کیے |
| خلق کو پردہ نشین کے عشق کا شہر ہوا | | آنکھ پر رومال اکثر ہم جو دھرو دیا کیے |
| اپنے روئے پر جو رحم آیا اسے ہم ادبی | | اوسکے دکھانے کو مل شہم ترو دیا کیے |
| عشق میں تاثیر گر کہتا ہے کچھ ابر سعید | | ہم صحت خون دل و جگر رو دیا کیے |
| ان کے دیوانوں کو بھی کیا ضبط ہوا تھا | | دو پہر ہنسے رہے گرد و پہر رو دیا کیے |
| روئے میں کل رات غفلت مستغرق ہوئے | | یار اگر پھر گیا ہم بے خبر رو دیا کیے |
| کچھ میں گریبان نہیں ہے ہدی اجاب | | حشر تک بس میں ب جن و بشر رو دیا کیے |
| دیکھ جانے کا شہیدی حادثہ اب نہیں | | |

دیوان شہیدی

جس کا تو گریبان کب تھا شہر میں نہ تھی
پاؤں میں زخمی شہر میں کب تھی
تاہم اقبال دن عشق کے نوا افروز رہے
میں شہید کے مقابل اسکی اہم رہے
سو طعنی میری فحش زبانی سے جو فحش
و دل کی شہیدی و فحش زبانی سے جو فحش
ای شہیدی و فحش زبانی سے جو فحش
و کلمہ
سازگار کی سلسلہ میں کیا خوشی ہوگی
و صلح بان کی بدولت کیا شہین ہوگی

و کلمہ
سازگار کی سلسلہ میں کیا خوشی ہوگی
و صلح بان کی بدولت کیا شہین ہوگی
و کلمہ
سازگار کی سلسلہ میں کیا خوشی ہوگی
و صلح بان کی بدولت کیا شہین ہوگی

مستقل کے ہر نصرت کا شہید بن گیا
جیسا کہ میں نے دیکھا ہے تو یہ مستند بن گیا

کیا میرا کمال کا کیا ہے
اس قدر کہ میں نے اپنے آپ کو کیا ہے

میں نے اپنے آپ کو کیا ہے
اس قدر کہ میں نے اپنے آپ کو کیا ہے

| | |
|---|--|
| ہر کلام اور رنگ ہی گرمین کو جھٹکا کر شیک جانا ہم دشمن میں چھپاتا ہر شعور وقت جانی کے اسے سطح رو کر گنہگار نہت نہت دل نے پرکار کے سو شتر کا سوار رضم دل پر سورہ الناس کا مرحم دھرا صہبیم او کی گلی میں دیکھا کھپتے تھے بشا یا ریخاں سوید اشغال کے گل جلا | کیا میرا معلوم ہوتا ہے کوئی ہے صہبم شہو کا دستہ بھیج کر باسی چھ چوٹے کب تیا ہے دہن اپنا دھوئی ہے یاد دلوادی کیسی رمت کی چوڑی ہے یار نے دکھلا کے اپنا خطا لہی ہے کوئی کہتا ہے جوگی کوئی ستیاسی ہے اشک آنکھوں میں نظر آتے ہیں سہاسی ہے |
|---|--|

| |
|---|
| اوس شہید اب گلا گلو کے ہوتا ہوں شہید گرے حزن میں حور اش شمع رخا سے بچے |
|---|

| | |
|---|---|
| مٹو صہب شہر جرات پہ نہک افشان ہے ناز غمرے کو پہا تک قدر اندازی پر اسے آغاز میں گھبرا کے کیا قطع کلام وصل کی بات مری ایک تانی اس نے کاش یا کر کروں یا کر کو میں یا غیا ایک دم میں رہے خرگاہ نہ خرگاہ نشین | ولہ میرے قاتل کا مرزور سے کب زندان ہے کہ ہر اک تیر مرد بے پروے پیکان ہے جاننا تھا مرے قصہ گلا کہاں پایاں ہے دل میں اغوں سے کھلا تختہ نامان ہے حب قدر مجھ کو ہے دشوار بخین آسان ہے جون جناب اہل زمانہ کا یہ سیان ہے |
|---|---|

میں نے اپنے آپ کو کیا ہے
اس قدر کہ میں نے اپنے آپ کو کیا ہے

میں نے اپنے آپ کو کیا ہے
اس قدر کہ میں نے اپنے آپ کو کیا ہے

میں نے اپنے آپ کو کیا ہے
اس قدر کہ میں نے اپنے آپ کو کیا ہے

ارکے پستی تیر و تل بکری سنیان
پستی میں اپنا سر اٹھائے کوئی نہ دیکھتا
خندہ لب و خندہ لب خندہ لب خندہ لب
پستی میں اپنا سر اٹھائے کوئی نہ دیکھتا
خندہ لب و خندہ لب خندہ لب خندہ لب

پستی میں اپنا سر اٹھائے کوئی نہ دیکھتا
خندہ لب و خندہ لب خندہ لب خندہ لب
پستی میں اپنا سر اٹھائے کوئی نہ دیکھتا
خندہ لب و خندہ لب خندہ لب خندہ لب

| | |
|--|---|
| ظہور کی جوڑی سے خوش ہو گئے ہیں یہی نہیں کہہ سکتی رانوں کی چٹکی | قوال ہیں کیا حرص و ہولانہ کریں گے ناخن گہرے دیگہ ہر شانہ کریں گے |
| کتنے پہ شہیدی کے برامانیہ موت جان میں عاشق صادق کبھی الیسا نہ کریں گے | |

پستی میں اپنا سر اٹھائے کوئی نہ دیکھتا
خندہ لب و خندہ لب خندہ لب خندہ لب
پستی میں اپنا سر اٹھائے کوئی نہ دیکھتا
خندہ لب و خندہ لب خندہ لب خندہ لب

| | |
|--|--|
| سپیدی چشم کی زایل ہو دیدار نرزان سے سایم نے کہا بغیر سے ہنر کیا | ارایا ہنسنے یہ نختہ بیاض کیر خاں سے برابر ہو نہ تیر بری تسخیر ان سے |
| رہو گزندہ جاوید سو خوشی کی دولت پہنتی دیو بون کے طے سی و اعظم کرتا ہے | سمندر ہوں بچکے آتش ہو تیرا کیر خاں سے جہنم کو فزون سجھا ہے شاید دماغ ہجران سے |
| مری گھر کے لیکن دہن کشان چو گل گن جٹا کہاں ہے ناقہ ملی کہ اگر کس بدلا لے | نہ میرا نختہ نکلا ضعف کو باعث گریبان سے اچھتے ہیں جو یہ خامغیلان قیر و ران سے |
| تیر و سودا یوں کو جسد نفرت بری ہو ہو کے دوش پر جاتا ہو خوب تو پیگ لیتا ہے | یری کو ہند نفرت نہیں ہوتی ہر آن سے تیری جوڑے کا نختہ کم نہیں نخت سلیمان سے |
| چھبر و سی اس فضل اسل کے کیوں نہ تو نہید روی سکاٹہ سطح زنجیر وں کو چھگر | کسی حق قتل مونا ہو گئے تیرے صفائے سے ہمارے ہاں کس کے ہنسنے کیا تیری جوڑا سے |
| عنا دل ہو کے تیر و دستان سے آ رہے نیچے | مگر خاک چمن پر گل گر اچھیں کے ران سے |

پستی میں اپنا سر اٹھائے کوئی نہ دیکھتا
خندہ لب و خندہ لب خندہ لب خندہ لب
پستی میں اپنا سر اٹھائے کوئی نہ دیکھتا
خندہ لب و خندہ لب خندہ لب خندہ لب

پستی میں اپنا سر اٹھائے کوئی نہ دیکھتا
خندہ لب و خندہ لب خندہ لب خندہ لب
پستی میں اپنا سر اٹھائے کوئی نہ دیکھتا
خندہ لب و خندہ لب خندہ لب خندہ لب

[illegible]

سیکھش میں چھپیں کہوں نہ جگر میں کاٹڑ
 بولنا چکر کی شب چوڑیا کیوں یارب
 مائے دوسرو خرامان تھا جہاں کھوپڑ
 کیوں نہ جیسے شبِ فرقت میں لکنا شوق کے
 چہرہ کے تن میں سر دیوانے کو سبٹ گئے
 سدا و آدھ مجنوں کے نہوں گر لے
 یہ نئی چٹیر لکالی ہے کہ خالم صباد
 شہر کے سمت کیا دشت و جب میں ہنر

ہم گنہگاروں کی خلعت سے شہرمدی کیا نفع
 ملان ضرور اب بچے ایذا تپے سفر میں کاشے

| | |
|---|--|
| <p> مجلس میں بڑی گرفتار دل سے گل ہنسے گھٹن میں تیری قامت عیاں کر رہو واٹ ہمارے غنچہ دل کی ہوا سے ہے تغایم قیمتی کی اگر تجھے لے چیں مختل میں دروغ نہ کھلے شوخ شکرین </p> | <p> غنچہ سے غنچہ خندہ کرے گل سے گل ہنسے قری سے سرو اکبر سے نرمل سے گل ہنسے سچ کہتے ہیں ہوا کے قوسل سے گل ہنسے بیل کا نالہ بہت ہوا غل سے گل ہنسے البتہ بوستان میں نال سے گل ہنسے </p> |
|---|--|

[illegible]

فصل سے آگے کے ہر شخص سے ایسا
عذیبوں نال آتش فشاں وقت ہے
اوجھ گیا آفتوں میں سے وہ شکار
ایسا گل سبز پروردگار کا
سجی نہیں ہے ہمارے کا وقت ہے
اشفاق آمان کے ہر دم
میں ہر دم ہواں ہر دم ہواں

طبعی ہے فخران کا وقت ہے
 مومن ہے بادبان کا وقت ہے
 قحطی عذر دان کے بادبان کا وقت ہے
 شجی ساسی شب غزلت نہیں امین صلیب جو
 ابوبان و فاکہ باقی صرف بان کا وقت ہے
 بے گشت شہیدیں امین کا وقت دواع
 بولے دواکون ذائقہ جہان کا وقت ہے
 دلیر ہے ہر سے داغ خون آجکل ہے
 طالع پیاقاب صباغ ازل سے ہے
 امید منقطع ہے کہ کی شب وصال
 ظالم دراز تر موسے طالع ازل سے ہے

بازو خان داستان میں کچھ شے
نہ دیکھتا نہ مری ہوئی حالت
سایہ چہ چہ نہ در شاہی
میں نہ دیکھتا نہ مری ہوئی حالت
نہ دیکھتا نہ مری ہوئی حالت
نہ دیکھتا نہ مری ہوئی حالت

بازو خان داستان میں کچھ شے
نہ دیکھتا نہ مری ہوئی حالت
سایہ چہ چہ نہ در شاہی
میں نہ دیکھتا نہ مری ہوئی حالت
نہ دیکھتا نہ مری ہوئی حالت
نہ دیکھتا نہ مری ہوئی حالت

| | |
|---|---|
| اور دل نکال چننے بامان شبصال ایک کشتگی تھی اسے دلم انقباض میں ایک عشقون میں ہوا میرا نش شیرین زبان زمانے میں میں اور پیو | پنکام صبح تک نیچے ہلات اہل ہے پھر کیا مشاہد مری دوسو کنول ہر دستی پر قیس کو کہن اہل جیل ہے خبت شکر لہون کو ہماری منزل ہے |
|---|---|

| |
|--|
| رہتے ہیں آپل میں شہیدی کے راتدن پر اجتاب کیوں تہین اسکی بغل سے ہے |
|--|

| | |
|---|---|
| شہید کر مجھے دینا ہے گرد و خالی ملا نہ منیکہ سے میں شب جو شیشہ ساغر گر ایک تار جی ہو تا مرے گریبا نہیں حصول گر یہ سے اسی چشم پر تصور یار بدن ہے شیشہ ساعت تو دم ہو کر ایک | نہ جای وار ترا ترک جگہ خالی لگا کے اوک ہی میں کیا سبو خالی نہ پھیرتا تجھے اسے سوزن رفو خالی ہنیں شمار عبادات میں وضو خالی اب اسکو خواہ بھر جان اوکو تو خالی |
|---|---|

| |
|--|
| بڑا ہوسد تھی کا کھال کے اوپر کھڑے تھے آج شہیدی لیر سبو خالی |
|--|

| | |
|---|--|
| زعمی کی کریم جو چھاتی ہوئی غافل تھوڑی آرام دل گراو پر کے بدن میں ہدم | مردہ کہلاتی ہے جب آگھ موایل تھوڑی آج ہے طوق مرا گرم سلاسل تھوڑی |
|---|--|

بازو خان داستان میں کچھ شے
نہ دیکھتا نہ مری ہوئی حالت
سایہ چہ چہ نہ در شاہی
میں نہ دیکھتا نہ مری ہوئی حالت
نہ دیکھتا نہ مری ہوئی حالت
نہ دیکھتا نہ مری ہوئی حالت

بازو خان داستان میں کچھ شے
نہ دیکھتا نہ مری ہوئی حالت
سایہ چہ چہ نہ در شاہی
میں نہ دیکھتا نہ مری ہوئی حالت
نہ دیکھتا نہ مری ہوئی حالت
نہ دیکھتا نہ مری ہوئی حالت

بازو خان داستان میں کچھ شے
نہ دیکھتا نہ مری ہوئی حالت
سایہ چہ چہ نہ در شاہی
میں نہ دیکھتا نہ مری ہوئی حالت
نہ دیکھتا نہ مری ہوئی حالت
نہ دیکھتا نہ مری ہوئی حالت

بازو خان داستان میں کچھ شے
نہ دیکھتا نہ مری ہوئی حالت
سایہ چہ چہ نہ در شاہی
میں نہ دیکھتا نہ مری ہوئی حالت
نہ دیکھتا نہ مری ہوئی حالت
نہ دیکھتا نہ مری ہوئی حالت

مستحقان ازین صفتند که درین دنیا
بسیار از دنیا بگذرانند و درین دنیا
بسیار از دنیا بگذرانند و درین دنیا
بسیار از دنیا بگذرانند و درین دنیا

بسیار از دنیا بگذرانند و درین دنیا
بسیار از دنیا بگذرانند و درین دنیا
بسیار از دنیا بگذرانند و درین دنیا
بسیار از دنیا بگذرانند و درین دنیا

بسیار از دنیا بگذرانند و درین دنیا
بسیار از دنیا بگذرانند و درین دنیا
بسیار از دنیا بگذرانند و درین دنیا
بسیار از دنیا بگذرانند و درین دنیا

و ده سودای جهان بچهار نیکو میر یا چون بگوید
ازل به بزم جانان بین استادین بیرون
مقون گریه بر یک کل صفت تعلیم بیرون
دلای بیاد کیست آنکی نه اشته میبسته بگو
غنیمت هر که او سکود و درین دیکه پستان برون
اکیل اسکود گریه و فشان حال لای پنا
همارسه گریه سرشار نه تاثیر را چه کی

و ده سودای جهان بچهار نیکو میر یا چون بگوید
ازل به بزم جانان بین استادین بیرون
مقون گریه بر یک کل صفت تعلیم بیرون
دلای بیاد کیست آنکی نه اشته میبسته بگو
غنیمت هر که او سکود و درین دیکه پستان برون
اکیل اسکود گریه و فشان حال لای پنا
همارسه گریه سرشار نه تاثیر را چه کی

و ده سودای جهان بچهار نیکو میر یا چون بگوید
ازل به بزم جانان بین استادین بیرون
مقون گریه بر یک کل صفت تعلیم بیرون
دلای بیاد کیست آنکی نه اشته میبسته بگو
غنیمت هر که او سکود و درین دیکه پستان برون
اکیل اسکود گریه و فشان حال لای پنا
همارسه گریه سرشار نه تاثیر را چه کی

ملینک حشر تنک اسپه کف افنوس رور و کر
نهی یک کلمه دل کو نماند مین هم لاکه کھو بیٹھے

عاشق کی تیر تجھے طبعیت نہیں پرتی
وہ کوئی شب ہی کہ تصور میں شے یاد
سننے میں ہر کر تے ہو تم اتوں کو گھر گھر
یا قوتی لب میں جو ہماری یہ اثر ہے
ای شیخ نہ بہر کجا جھے جل راہ لے اپنی
محفل میں نہ گل جیسے ہر ہو خطر دیکھا کر

گر جو را تو تر آئے تو نیت نہیں پرتی
آکھو ہون تلے اک جانوسی صورت نہ نہیں پرتی
افس ہماری کہی قسمت نہیں پرتی
جے پیسے سے منہ کی مری رگت نہیں پرتی
اب پیر معاف سے مری جیت نہیں پرتی
اس لطف سے گلزار میں گہرت نہیں پرتی

گر جو را تو تر آئے تو نیت نہیں پرتی
آکھو ہون تلے اک جانوسی صورت نہ نہیں پرتی
افس ہماری کہی قسمت نہیں پرتی
جے پیسے سے منہ کی مری رگت نہیں پرتی
اب پیر معاف سے مری جیت نہیں پرتی
اس لطف سے گلزار میں گہرت نہیں پرتی

مستحقان ازین صفتند که درین دنیا
بسیار از دنیا بگذرانند و درین دنیا
بسیار از دنیا بگذرانند و درین دنیا
بسیار از دنیا بگذرانند و درین دنیا

بسیار از دنیا بگذرانند و درین دنیا
بسیار از دنیا بگذرانند و درین دنیا
بسیار از دنیا بگذرانند و درین دنیا
بسیار از دنیا بگذرانند و درین دنیا

بسیار از دنیا بگذرانند و درین دنیا
بسیار از دنیا بگذرانند و درین دنیا
بسیار از دنیا بگذرانند و درین دنیا
بسیار از دنیا بگذرانند و درین دنیا

بہارِ عشق کی ہر شاخ پر
 گلِ دل کی ہر شاخ پر
 ہر شاخ پر ہر شاخ پر
 ہر شاخ پر ہر شاخ پر

| | |
|---------------------------------------|---------------------------------------|
| کس کی عطرِ حبيب سوسب ہر معراجِ پانی | گھر کے آگن پر گمانِ تنہا شبتہ ہوا |
| عاشق اوس پر نہ نشین کی ہر معراجِ پانی | پاس چہرہ کے پڑھتے تیرے چہرے پر |
| یرتبی ہر آئینوں پر چین برآں چاندنی | دل مراد تو بر سے تیری ہر وہ قطرِ طہسم |
| تیرے سہا یہ کے گھر تیری ہر کٹر چاندنی | سچا کو شے پر چڑھا تو کاد ماہِ چرخ |
| جبار سے بلوہ کے شبتی شجر چاندنی | کر تے سین کیا کیا تکلفِ خوب روی ہر دم |
| قرب شبنم سے نہیں ہوتی کہی ہر چاندنی | داسن پائان کو نصیب کیا ہوا لوہی |

یاد آتی ہر شہیدی وہ غزل بے اختیار
 جب ستاتی ہے مجھے بے روی دلبر چاندنی

| | |
|---|---|
| دل کس قدر بے رحم ہے الہد کبر چاندنی | دل کس قدر بے رحم ہے الہد کبر چاندنی |
| سوز و اندام سے بہتر سے بہتر چاندنی | سوز و اندام سے بہتر سے بہتر چاندنی |
| کیا تجب صورتِ بزمِ ہوش اور چاندنی | کیا تجب صورتِ بزمِ ہوش اور چاندنی |
| میرے گھر گھنٹہ سے برساتی ہر آنکھ چاندنی | میرے گھر گھنٹہ سے برساتی ہر آنکھ چاندنی |
| داناں ہم زخمِ خسیان پر کون چادر چاندنی | داناں ہم زخمِ خسیان پر کون چادر چاندنی |
| لطفِ شب کیوقت پر کمالی ہر اختر چاندنی | لطفِ شب کیوقت پر کمالی ہر اختر چاندنی |
| ہر گل کو نباوتی ہے نشتر چاندنی | ہر گل کو نباوتی ہے نشتر چاندنی |

اس بندے کی ہر شاخ پر
 گلِ دل کی ہر شاخ پر
 ہر شاخ پر ہر شاخ پر
 ہر شاخ پر ہر شاخ پر

بہارِ عشق کی ہر شاخ پر
 گلِ دل کی ہر شاخ پر
 ہر شاخ پر ہر شاخ پر
 ہر شاخ پر ہر شاخ پر

وہم
سفلوں کو دنیا سے بھونک دیا
میں ہوں عاشق پہنچو تو اس کا علم ہے
بست کو بدو دیکھو کو امان دے گا ہے
عالم کو میں ہی آسمان دے گا ہے
آسمان کو میں ہی زمین دے گا ہے
میں ہی دولت بخش دے گا ہے
جہاں کی دنیا کہ دار
پاؤں پہ چھینچا ستر دیا
میں ہی اس کو بھی اسی بادیاں
میں ہی اس کو بھی اسے
میں ہی اس کو بھی اسے

شمع کا شعلہ ہر رخ قد شمع سا بھرا کا دھلا
جلود دکھلا کر نکال لیگی دل عاشق کے خلا
دو دھڑکی زبان پر یا مجھ سے ہو گئی
شمع کہ تیری قد کو گلہ لائے بزم میں
رنا جب تک ہوتی تھی تو میں ان اراجیاں
تشتہ سجھا گلہ کو اور زنا جانا رشتے کو
شہ سو روٹ ہوئی ظلمت میں اہ عشق طے
ملکے دشمن دوست کو دشمن بناؤ دشمن کو
آکے تیرے دو برو کر شمش کو لازم نفع حال
رو رو روشن ہو کر اسکندری آئینہ میں
شعر و جویں دین پر تجھے دیکھے کہے
اے پری بیکار ہو فانوس تیری بزم میں

تجھ پر وہ سین برن پھرتی ہر روشن شمع کی
لو نہ سمجھو اسکو ہر زریعہ سوزن شمع کی
ما تم پر وہ نہ میں آواز شیون شمع کی
گل سے دی تشبیہ ہر شمع کی گل شمع کی
زرد گانی شمع کو ہوتی ہے دشمن شمع کی
وضع تیری ہی نظر آئی بہمن شمع کی
جادہ روشن ہے منج نعل نوس شمع کی
دوست ہر دشمن تو دشمن ہر دشمن شمع کی
دبدم پیچھے تری نعل میں گردن شمع کی
بزم آہن میں بنے قندیل آہن شمع کی
کس نے روشن در میں بالا تو روشن شمع کی
حفظ کو بنی ہے سوج باد روشن شمع کی

دل میں بھر کے تجھ کی تشنہ میں پر و اسے یار
کب تک محتاج اے شہید دی بزم گلشن شمع کی

جلا سے ہر وہ مرے خط کو بھرا کر پڑے
ولہ نہ بدگمان ہو کہ میں کوئی تار کر پڑے

کس کی شمع کا سامان ہو چکا ہے
جلا سے ہر وہ مرے خط کو بھرا کر پڑے
ولہ نہ بدگمان ہو کہ میں کوئی تار کر پڑے

چار دن میں میں نے سونے چلی تھی
نہن دن میں میں نے سونے چلی تھی
چار دن میں میں نے سونے چلی تھی
نہن دن میں میں نے سونے چلی تھی

ای تعریف میں شاکر ان ہر دوستان باقم
کہاں کہنے والے نے کہ غنیمت پناہ میں
قیامت کی ہم اسکی فکر روشن نہ ہوں
ایسے جو تیرے باطن میں شمع کی یاد ہوں
ایسے جو تیرے باطن میں شمع کی یاد ہوں

ای تعریف میں شاکر ان ہر دوستان باقم
کہاں کہنے والے نے کہ غنیمت پناہ میں
قیامت کی ہم اسکی فکر روشن نہ ہوں
ایسے جو تیرے باطن میں شمع کی یاد ہوں
ایسے جو تیرے باطن میں شمع کی یاد ہوں

خالی ہوا دل اس غزل کا
 ہر دم سب سے پہلے اس غزل کا
 ہر دم سب سے پہلے اس غزل کا
 ہر دم سب سے پہلے اس غزل کا

خالی ہوا دل اس غزل کا
 ہر دم سب سے پہلے اس غزل کا
 ہر دم سب سے پہلے اس غزل کا
 ہر دم سب سے پہلے اس غزل کا

طیلس آقا درویش ہے ہم بڑی فرشتوں کی
 اگر فاشق ہو البتہ ہو محبت رو سیا ہو

نامہ

| | |
|---|---|
| <p>شیرازہ خاطر پریشان باغیش و نشاط مایاقت وایم رہے تھکوتا دمانی غم کھانے کو ایک ہم مین کیا کم تم خوش رہو ہم سو میرا سے یاں خبر نہیں نہ خیریت ہے راتوں میں گنا گیا ہوں تارے دن کو مجھے کار و بار غم ہے رہ رہی دلین آئے و تارے کیا تھا اور آو ہو گیا کی خلق پر میرے بیخ رانی یار و نہ بے ہو شکست ہا ہی</p> | <p>سرد فتر اشتیاق کیشان اللہ رکھے سچے سلامت کو کا جب تائیں تاس ہے پانی تازیت ہو نہیں کوئی غم اپنی ہے ہی دعا خدا سے مطلوب کہ تیری عافیت ہے جسدن سے آو ہر کو تم سدا رہے انجیم سے جو شب شمار غم ہے جی نکلا ہی تن سے جا ہی تارے اکبار نصیب سو گیا کہ اک سفر کی تم نے ٹھانی پاش مجھے صبح دیکھت ہی</p> |
|---|---|

خالی ہوا دل اس غزل کا
 ہر دم سب سے پہلے اس غزل کا
 ہر دم سب سے پہلے اس غزل کا
 ہر دم سب سے پہلے اس غزل کا

[illegible]

| | |
|--|--------------------------------------|
| شوق میں سینہ کو دھک بڑھانے لگا | صفت بادہ عیش نہ مست پر سر |
| خودق این می شناسی بکذا تانہ حبشی | |
| جایزادہ ہوشیاری دم خنجر تاج پر | لگے گزوں سے جہاں میں شمع بے پر خنجر |
| مولوی نے تھی وہی نایاب سپاہی نہ پند | جہاں ایسا فادر شمع شمعش نہ پند |
| مشرم بادت گزرا میں راہ قدیم باز گشتی | |
| <h3>چمنہ بر غزل حیرات</h3> | |
| جنوں سے ہم زار میرے کام بارو ہے | ہر جس جو چشت دل شیر دل سارو ہے |
| غرض ریاست مجنون اب ہمارو ہے | دیوار شوق کے ہم نے مکان اجاڑو ہے |
| <p>یہ جو کھین سر پر اوٹھائی فقط ہمارو ہے</p> | |
| سوال حق سر کو رنگا میں او کی پانچ کا | کہ ہے قاضی حیات اک ماسے کا |
| ہے آسودہ نہیں اب میں کرنا نے کا | خیال دیکھ کر چھاپے لب لٹا نے کا |
| <p>تو خواب میں کئی بار سے تو نے بارے لڑ</p> | |
| بشریح کے اسی پانچ بہت دل لگ | پری بچو تو میں زون او کو بیشک لگ |
| ہو عین قابل نیز لگ دیکر پانچ لگ | کہ میں ہیں دیکھ کے اس خیر نہ بچیا لگ |
| <p>قاسم دیکھو کہ ہے ماہ منہ یہ تارے بے</p> | |

[illegible]

عطا اگر اس طرح جو وقت کیا ہو آج
کے صبح سے سوچو وہ دل کیا ہے آج
ناتوان نہیں گذرے جو ماہ آج
کہا نہیں ہے جو اس شوق سے آج

کہ رسول آپ نے خبر کی ۱۱۲ ہمارے لئے

دکھائیے یہ بھتا وہ سچ زبان کے کچھ جو ہر
کلام کرنے میں بچا جو سوطح کا شر

لگا میں بولیں کہ کہتے ہو کیا تمہارے

وہی مطیع شہید ہی کہ ایک مدت خلق
زیادہ سب سے کہہ کر سراج اپنی عزت خلق
وہی ہماری اگر آئے کہ یہ شان کوست خلق
بسان گوہر دریا ہوئے ہیں جرات خلق

سکھن کے واسطے ہم اور سخن ہمارے لئے

خمسه بر غزل حرات

آہ و نالہ سے نہ اک اور فراغت ہوگی
کل وہ گھر جائے گا تو سخت جنت ہوگی

جانِ رخصت مرے تن سے دم رخصت ہوگی

کیا کہوں آہ جو احوال مرا کل ہوگا
عشرت و عیش کا دروازہ مقفل ہوگا
اچھے عہد سے ہر اک عضو معطل ہوگا
جبکہ وہ نور نظر آنکھ سے اوجھل ہوگا

بکھیر مری ششتم دن کیا خاک نصیارت ہوگی

بقدری ریگی چشمہ سیلاب کی شکل
سبح غم میں پھنسے گا پر تو مہتاب کی شکل

فان

آهسته آهسته

بسم الله الرحمن الرحيم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

23 24

41
شوقِ حیاتِ زیباں را کی
شوقِ حیاتِ زیباں را کی

مجلس اول

ایسی ہی قسمت کو جان لو کہ
سوی میں غم

نہایت سے ہرگز نہیں

کتاب خانہ دارالعلوم دیوبند

مجلس شوریٰ

دو نیم روز اگر مجھے منہ چھپا دیگا
اسید کل ہی کہ تشریف آج لاوے گا

تڑپت انہ کے لیتر پہ سکو پاد ویک
جو آج کل کی طرح سے تو بھرا ویک

تو دل کو کل مرے اسے بخیر نہ آوے گی

مردہ منگول ہے تری جان کا عدد وراثت
ہونی اس شہیدی کی گفتگو جرات

عجب ہے تجھ کو سفارش کی اندوچہ نہ
ہزار در و دل اپنا ہے کا تو جرات

ۛ او سکی سٹنگے کہی چشم بھرنہ آویگی

جمنہ بر غزل عطا

شب وعدہ پری اتفاق کی ہے
منہ میں تاخیر پس ہو اکی ہے

دہوم آفاق بین گھٹاکی ہے
آمد آمد جو اکس بلاکی ہے

مہربانی سی کچھ خند اکی ہے

ست بے مے ہے نرگس فتنان
سرخ رہتے ہیں لعل کیے پان

بن نہائے وہ زلف ہے چچان
خود وہ عجب ہے غیرت مرجان

ہنہیں بروا اُسے حنا کی ہے

تجھ کو شیریں تھی کوہ کن شیریں
جس کے بوسے سے ہو دہن شیریں

محب کو میرا ہے سیتن شیریں
لب سے نکلے نہ کیوں سخن شیریں

کئی ایک گھڑی کوئی دوسرا

مشتاق از نشاندن کلمه بهارستان در این روز و وقت است
از کلامی که در این روز و وقت است

میں نے اس کو دیکھا ہے

میں نے ہٹلا کے دیو

اس کے لیے آیا ہوا
اکارہ و لغو ہوا
اس کے لیے آیا ہوا
میں آیا ہوا

بجای آنکه در این کتاب که در دسترس
است از این جهت که در این کتاب که در دسترس
است از این جهت که در این کتاب که در دسترس

[illegible]

نین و سلمان جب تک ہر قلم
 نہ اوند ابرو اس کا عیش ہم
 ستارہ نجیب کا بیت ارفیقہ میں
 ہمیشہ دامن مقصود کو کف میں
 خاتمہ الطلیح
 سرورین

فائزہ

ہمیشہ تشنہ خون لشکر بہرام
 دہ خون سسج اعدا میں پہنچ
 گلے میں ہے لباس شادی فتح
 بوقت الحف ہوی ضمیر ان ہے
 کھلے ہر سو ہزار دن غچہ دل
 در دولت پہ حاضر سو سخن دور
 یہاں دیکھا کہاں نور دانی
 گر ہے بپہ کیساں لگو شفت
 کہا جو شعر ب عالم میں مقبول
 تفسید کے خفا قاتی کہیں ب
 رہے یارب ہمیشہ زیب ہر زبر
 لکھی دیکھی ہے شہاں لکس
 معانی پر بیاں کے سوا
 نہایت ابلغ و افصح کن
 فصح افزا گستاخان بداد

نیام سرخ میں خوشنودہ مصمصام
نیام اوس تیغ پر رتھا کوہاں اس
زبان پر ہے مبارکبادی فتح
وہم کین آب شمشیر روان ہے
نسیم خلق مہب خلعت کو شامل
نہر و دوست اہل علم پرور
سنی اک عمر پھلون کی کھانی
کب اہل علم کی ہے اسکو حاجت
و خود ہے جامع معقول مشغول
غزل میں سعدی ثانی کہیں اب
کیا اک شنوی کی نظم کا غرم
سخن کا رتبہ پہونچا یا فلک پہ
نئی تشبیہیں ناورا مستحارے
نزدوں تصریح سے اوضح کنائے
طرب پہ رخیہاں حسنائے

ہزاروں خالق کردگار
 زبان فری تو ان شہید می شاعر
 کمر سنج و سخندان کا دیوان
 وزینت واسطے تفریح خاطر شائقین
 سلج جو پروردگار بلندی میں کسب می
 کا پروردگار بلندی میں کسب می
 خدمت شاعت سے مرین جو کفر فیض بخش
 خاص و عام ہوا ناظرینان حالت
 ہے امید ہے کہ علی حد اس دیوان
 ضرور زیادہ دین اور دلف اوکھا دین